فتووں کا تلاطم

تالیف

علی غضنفر کراروی

سیکریٹری جنرل مجلسِ عمل علماء شیعہ پاکستان

فتووں کا تلاطم

تالیف:

علی غضنفر کراروی

سکریٹری جنرل مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان

یکم رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: سید قیصر زیدی (Packotech)

17 لیک روڈ لاہور۔ فون نمبر: ----------

الجواب ومنہ الصدق والصواب

واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری عقائد کفریہ تحریف قرآن سب صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی وجہ سے کافر ہیں۔ اسلئے ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں

صورت مسئولہ میں جب لڑکی نکاح کے وقت اثنا عشری تھی تو [illegible] سنی سے تو نکاح کرنا صحیح نہیں تھا جبکہ باوجود عاقل بالغ ہونے کے اس نے خود نکاح کو قبول بھی نہیں کیا تھا یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔

اسلئے اب لڑکی اگر سنی ہو چکی ہے تو دوسری جگہ اپنی مرضی کے مطابق شادی کر سکتی ہے ۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ

علی الرحمن فاروقی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

تاریخ ۲/۱۳/[illegible] — ۱۹۹۴/۵/۲۹

الجواب صحیح

[illegible]

[illegible]

ATTESTED

OFFICER INCHARGE

COPYING AGENCY CITY COURT

KARACHI

مسلمان کی قربانی میں شیعہ کی شرکت

علماء کی رائے

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) قربانی کے جانور کے سات حصوں میں ایک حصہ شیعہ کا ہو اور باقی چھ حصے مسلمانوں کے ہوں اس قربانی کا کیا حکم ہے؟

(2) شیعہ اگر قربانی میں حصہ کا شریک ہو جائے اور قربانی کر دی جائے تو کیا یہ قربانی ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی محمد اصغر جروار ی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن

الجواب باسم ملہم الصدق والصواب

صورت مسئولہ میں چونکہ اہل تشیع (شیعہ) اپنے عقائد باطلہ مثلاً قرآن کریم کو محرف ماننا، جبرئیل کا وحی پہنچانے میں غلطی کرنا، ائمہ کا معصوم ہونا، حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانا کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے ان کو قربانی میں شریک کرنا جائز نہیں۔ شریک کے بعض کے کافر ہونے کی وجہ سے سب شرکاء کی قربانی نہ ہوگی۔

فان كان الشريك الستة نصرانيا او مريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم
لانه ... فى الشاة قبله فان كان الشريك الستة نصرانيا
حكما لانه ... لانه ... بالتلف ...
... القربة ... فتح القدير ...

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح

دارالافتاء

برادرانِ اسلام!

مسلک دیوبند کی عظیم درسگاہ جامعۃ العلوم اسلامیہ نبوری ٹاؤن کراچی سے جاری کردہ فتوے جس پر دارالافتا جامعۃ العلوم اسلامی نبوری کے رئیس اور دیگر مفتیانِ کرام کے دستخط اور مہر ثبت ہیں۔ شیعوں کے خلاف ایک سازش ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ان الزامات کا جواب انتہائی نیک نیتی، اچھی امیدوں اور خوش آئند تمناؤں کے ساتھ قطعی خیر سگالی اور اتحاد بین المسلمین کے پیش نظر مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوت کے نائب امیر مولانا علی غضنفر کراروی مدظلہ نے پاکستان تحریر کیا تا کہ شیعہ مسلمانوں پر لگائے جانے والے بے سروپا الزامات پر سے عصبیت و تنگ نظری کی غبار ہٹ سکے اور عامۃ المسلمین روشن فکری و بالغ و احساس مسئولیت کے ساتھ ہماری معروضات کا مطالعہ فرما کر انسان و اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

ہم کب تک مسلک و فرقہ کے نام پر دست و گریباں رہیں گے؟ اور کب تک ذاتی مفاد اور انا کی خاطر فرمان خداوندی اور حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت سے روگردانی کرتے رہیں گے؟ ہمارے دشمن (اسلام دشمن قوتیں) نہیں چاہتے کہ ہم اخوت بھائی چارہ اور وحدت و یگانگت کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔ تا کہ مسلمان قرآنی نص کے مطابق آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اکثر بنیادی مسائل میں ہمارے درمیان فکری ہم آہنگی پائی جاتی ہے لہذا روحانی و ایمانی روابط کے استحکام اور فروغ کے لئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اتحاد و یکجہتی قائم کرنا چاہیے جو خوشنودی خدا اور رسول کا باعث ہے۔

سلام اس پر جو حق کو قبول کرے

سید آل محمد رزمی

تنظیم المکاتب۔ رضویہ سوسائٹی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوائل مارچ 2000ء میں کراچی جانا ہوا تو شیعہ احباب نے دو فتوے دکھائے۔ جو مسلک دیو بند کی عظیم درسگاہ جامعتہ العلوم اسلامیہ بنوری کراچی سے جاری ہوئے تھے۔ جس کے عکس شروع اوراق میں دے دیئے ہیں۔ فتوے پر دارالافتا جامعتہ العلوم اسلامیہ بنوری کے رئیس اور دوسرے مفتیوں کے دستخط اور مہر ثبت ہیں اس فتوے کی بہت تشہیر کی گئی۔ کراچی کے علاوہ ملک کے دوسرے حصوں میں کثیر تعداد میں تقسیم کیئے گئے۔ اس فتوے نے جہاں عامتہ المسلمین کو گمراہ کیا وہاں شیعہ علماء اور عوام کو بھی مضطرب کر دیا اور اس کے اثرات پاکستان کے ہر شعبہ زندگی میں پہنچ رہے ہیں۔

فتوے میں درج ہے کہ شیعہ اثناء عشریہ امامیہ

1۔ تحریف قرآن مانتے ہیں

2۔ ائمہ کو معصوم جانتے ہیں

3۔ حضرت عائشہ پر تہمت لگاتے ہیں

4۔ سبّ صحابہ کرتے ہیں

5۔ جبرئیل امین سے وحی میں غلطی کے قائل ہیں

اس لیے اسلام سے خارج ہیں

ان سے مناکحت ناجائز، اگر کوئی شادی شدہ شیعہ عورت سنی ہو جائے تو وہ دوسری جگہ اپنی مرضی سے شادی کرسکتی ہے اسے طلاق کی ضرورت نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے۔ ان کو قربانی میں شریک کرنا جائز نہیں ہے شریک کر لینے سے تمام شرکاء کی قربانی نہ ہوگی۔

"ایسے ہی چند ہفوات شیعوں کے متعلق شیخ وہابیت بن حماد آل عمر نے اپنی کتاب الدین الحق میں درج کیئے ہیں۔ ترجمہ سعید احمد مرکزہ الدعوۃ والارشاد نے کیئے ہیں اور لاکھوں کی

تعداد میں ہر سال حجاج میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ فی الوقت مفتیان دیوبند کے فتوے کی اصلاح کی جارہی ہے انشاءاللہ وہابی پراپیگنڈے کی بھی اصلاح ہوجائے گی۔،،

مجھ پر شیعوں کی جانب سے اعتراضات کی بوچھاڑ ہوگئی کہ اگر موجودہ مفتیان دیوبندی حنفی کے نزدیک شیعہ اثناعشری دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں تو عالم اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامعہ ازہر مصر میں علماء اعلام اہلسنت کے دانشمندانہ فیصلہ کے مطابق عرصہ دراز سے کیوں فقہ جعفریہ بحیثیت اسلامی فقہ داخل درس وتدریس ہے۔ تحقیق و مراجع کے لیے شعبہ قائم ہے۔ کیا موجودہ مفتیان دیوبندی حنفی کے خیال کے مطابق تمام مصر کے علماء و محققین اہلسنت عقائد شیعہ سے جاہل ہیں؟

اسی طرح عالم اسلام کی سب سے بڑی تنظیم ''مؤتمر عالم اسلامی،، ہے جس کے مؤسسین میں شیعوں کے مجتہد اعظم آل کاشف الغطاء طاب ثراہ تھے۔ (ان کی کتاب اصل الشیعہ واصولہا کا اردو ترجمہ پاکستان میں ہر جگہ دستیاب ہے) پاکستان میں مؤتمر کے سیکرٹری جنرل سابق وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق ہیں (جنھوں نے اپنے دورِ وزارت میں شیعوں کے خلاف ''بہائیت،، کو اکسانے کے لیے بہاءاللہ کی کتاب اقدس کا افتتاح کیا۔ ''بہائیوں،، کا عقیدہ ہے کہ کتاب اقدس ناسخ قرآن ہے، (معاذ اللہ) اور ان کا ساتھ شریعت کورٹ کے نام نہاد جج عبدالوحید صدیقی نے دیا۔) کیا مؤتمر کے سنی علما مجہول تھے؟

دیوبندی امیر شریعت مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار میں ممتاز شیعہ دانشور مولانا مظہر علی اظہرؒ مرحوم کو سیکرٹری جنرل کیوں رکھا؟ اور تحریک تحفظ ختم نبوت میں رئیس الحفاظ علامہ حافظ کفایت حسین مرحوم کو نائب امیر کیوں بنایا؟ الفاتح المجاہد علامہ سید محمد یوسف بنوری مرحومؒ بانی جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری کراچی نے تحریک ختم نبوت 1974ء میں شیعوں کے قائد جلیل سید مظفر علی شمسی مرحومؒ کو نائب امیر اور علامہ مرزا یوسف حسین مرحومؒ، مولانا اظہر حسن زیدی مرحوم، مولانا محمد اسماعیل مرحوم (مناظر شیعہ) اور تمہیں (علی غضنفر کراروی) کو مجلس عاملہ کا رکن کیوں نامزد کیا؟

اسی طرح پیکر صدق وصفاء مولانا خواجہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمہیں (علی غضنفر کراروی) کو بحیثیت نائب امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیوں قبول کیا اور فیصل آباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک بڑا جلسہ ہوا جس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد نے کی۔ اس جلسے میں تمہیں (علی غضنفر کراروی) کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ مولانا ضیاء القاسمی، مولانا مختار احمد نعیمیؒ، مولانا عبدالقادر روپڑیؒ اس سپاسنامہ میں شریک تھے۔ کیا یہ سب تجاہل عارفانہ تھا؟

کیا یہ اکابر علماء دیو بند شیعہ عقائد سے جاہل اور نابلد تھے؟ اس کا جواب تو موجودہ مفتیان دیو بند ہی دے سکتے ہیں۔ میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ مکتب دیو بند کے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور نابغہ روزگار علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کو وہ علمی مقام حاصل تھا جس کا اقرار عالم اسلام کے جید علماء نے کیا ہے۔ موجودہ امیر مجلس ختم نبوت ایک صاحب علم پرہیز گار اور پاک باز اور روحانی شخصیت ہیں۔ موجودہ مفتیان دیو بندان کے علمی مقام کے سامنے لاشئی نظر آتے ہیں۔

1977ء میں نظام مصطفیٰ کی تحریک نے ایک تاریخی کروٹ لی تھی جس میں مسلمانوں کی تمام دینی جماعتیں شامل تھیں۔ جس کی قیادت مسلک دیو بند کے عالی مرتبت عالم دین مولانا مفتی محمودؒ نے کی تھی اس تحریک میں شیعوں کو بطور خاص شامل کیا گیا تھا۔ جس کی قیادت علامہ مرزا یوسف حسین مرحومؒ، علامہ مفتی جعفر حسین مرحومؒ، مولانا شبیہ الحسنین محمدی مرحومؒ، علامہ عقیل ترابیؒ، زعیم ملت آغا مرتضیٰ پویا، سید سکندر حسین شاہ شہیدؒ، نواب افتخار حسین خان اور علامہ عباس کمیلی نے کی تھی۔ اس کے علاوہ دیگر علماء واکابرین شیعہ نے تحریک نظام مصطفیٰ میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ اور تم (علی غضنفر کراروی) صف اول میں تھے۔ کیا دیو بند کے فرزند جلیل پیکر علم وعمل مفتی محمودؒ شیعہ عقائد سے بے بہرہ تھے؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

موجودہ مفتیان دیو بند حنفی مفتی اعظم مولانا مفتی محمودؒ کی گرد پا کو بھی نہیں پا سکتے۔

شیعہ احباب نے مجھ پر شدید دباؤ ڈالا کہ دیوبندی علماء سے تردید کراؤ۔ ورنہ اس کا جواب دو (حالانکہ نہ یہ میرا منصب ہے نہ ہی اس میدان کا آدمی نہ ہی مفتیانہ شخصیت)

میں نے مجبوراً متعدد اکابرو علماء دیوبند کو خطوط لکھے فتوے کی کاپیاں روانہ کیں۔ اس کے علاوہ اتحاد العلماء (جماعت اسلامی) کے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک اور مفتی اعظم مولانا محمد رفیع عثمانی رئیس دارلعلوم لانڈھی کراچی سے بالمشافہ گفتگو کی لیکن کسی نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ تین بار ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر رئیس جامعتہ العلوم الاسلامیہ بنوری اور تین بار مولانا مفتی نظام الدین شامزئی رئیس دارالافتاء جامعتہ العلوم اسلامیہ بنوری کو خطوط لکھے کہ فتویٰ کے متعلق وضاحت فرمائیں لیکن ہر چہار جانب سے مسلسل خاموشی۔ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ موجودہ مفتیان دیوبند خوفزدہ ہیں یا مصلحت سے مرعوب یا فتوے میں دیئے گئے کفریہ مندرجات سے متفق ہیں اس کے علاوہ حکومت کے وزیر داخلہ، وزیر مذہبی اموراور سیکرٹری صاحبان کو بھی خطوط لکھے اور تجاویز بھی پیش کیں لیکن وہ بھی بوجوہ لب و گوش پر خاموش سجائے رہے۔

انہی تمام وجوہات کی بناء پر دیوبندیوں کی ایک تنظیم برملا ''کافر کافر شیعہ کافر،، کا نعرہ عرصہ سے لگا رہی ہے لیکن موجودہ اکابرین دیوبند میں اتنی بھی جرات نہیں کہ وہ روک سکیں۔ اس کے برعکس انہی کی دیکھا دیکھی ایک شیعہ تنظیم نے بھی جواب آں غزل شروع کر دیا تھا۔ لیکن شیعہ اکابرین نے اسے سختی سے یہ کہہ کر روک دیا کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کو کافر کہنا بجائے خود کفر ہے۔

متفق علیہ حدیث

''المسلم من سلم المسلمون بیدہ و لسانہ،، مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ دوسری جگہ المسلمون کی بجائے ''الناس،، بھی ہے۔

کسی جانب سے جواب نہ پا کر مجھ پر فرض ہوگیا کہ مفتیان دیوبند اور دیوبندی عوام کی غلط فہمیاں دور کروں شاید میری نحیف آواز حق عامتہ المسلمین کے دل میں اتر جائے اور

مسلمانوں کے اس دور ابتلا میں اتحاد مروت، اخوت، یکجہتی اور رواداری کی کوئی صورت نکل آئے اور شیعوں میں جو بے چینی اور اضطراب ایک عرصہ سے جاری ہے وہ بھی دور ہو سکے۔ اور دیو بندیوں سے جو دوری کا سبب ہے وہ بھی واضح ہو جائے کہ اگر مذہبی غلط فہمی ہو تو دور ہو سکتی ہے لیکن مسلمانوں کے خلاف طاغوتی سازشوں اور ان کے گماشتوں کی ہرزہ سرائیوں کو کون روک سکتا ہے۔ وہ خود اکابر و علماء دیو بند کے بس میں بھی نہیں ہے۔

یوں تو شیعوں پر الزامات کی بھرمار ہے لیکن سردست مذکورہ فتوے کا جواب باصواب انتہائی اختصار سے پیش کر رہا ہوں۔ ارشاد الہی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون (سورہ الحجر آیت 10)

"بیشک ہم نے قران کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں،،۔ (ترجمہ مولانا فرمان علی مرحومؒ)

شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کا اجماع ہے کہ قرآن پاک میں نہ کمی ہے نہ زیادتی جیسا اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا حرف بحرف وہی ہے۔ اگر کسی شیعہ کتاب میں تحریف قرآن پر کوئی روایت ہے تو وہ درائت و اجماع کے خلاف ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر کوئی شیعہ تحریف قران کا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ اس کا اپنا عقیدہ ہے صحیح العقیدہ شیعوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ موجودہ دیو بندی مفتیوں کے قیاسی وظنی ریکارڈ درست کرنے کے لیے امام المشارق والمغارب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام اور دیگر آئمہ اطہار علیہم السلام کے فرامین کی روشنی میں مسلک تشیع کے علماء اعلام کی قرآن پاک سے متعلق عقیدہ کی وضاحت پیش خدمت ہے۔

تفسیر صافی جلد 1

امام اول امیر المومنین جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام نے دریافت فرمایا "اے طلحہ جو قرآن حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے جمع کیا تھا کیا وہ سارے کا سارا قرآن ہے یا اس میں غیر

قرآن بھی ہے۔ طلحہ نے جواب دیا کہ وہ سارے کا سارا قرآن ہے حضرت علی نے طلحہؓ سے فرمایا جو کچھ اس میں ہے اگر اس پر عمل کرو گے تو نار جہنم سے نجات پالو گے اور سیدھے جنت میں جاؤ گے بالتحقیق اس میں ہماری حجتیں ہیں ہمارے حق کا بیان ہے اور ہماری اطاعت کے فرض ہونے کا تذکرہ ہے۔''

اصول کافی

حضرت ایوب روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کتاب خدا اور سنت رسول کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور جو بھی حدیث کتاب خدا کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی ہے۔ (ناقص کتاب اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتی)

احتجاج طبرسی جلد 2

شیعوں کے دسویں امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

''تحقیق یہ قران حق ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں یہ بات تمام فرقوں کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بات حد اجماع میں داخل ہو گئی ہے اور یہ تمام فرقے اس اجماع میں ہدایت و درستی پر ہیں۔''

حفاظت قرآن اور علمائے امامیہ

شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ قمی اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اسی کی وحی ہے، اسی کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اسی کا قول ہے۔ یہ اللہ ہی کی کتاب ہے۔ باطل اس میں نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے، نہ پیچھے سے، اس کے قصے سچے اور اس کا قول فیصل ہے۔ یہ گھڑی ہوئی

اور فضول باتوں کا مجموعہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو تخلیق کرنے والا اور اسکو نازل کرنے والا، اس کا محافظ اور اس کے ذریعہ کلام کرنے والا ہے۔

(اعتقادیہ شیخ صدوق مع شرح، باب حادی عشر، صفحہ 92)

شیخ مفید محمد بن نعمان بغدادی اعلیٰ اللہ مقامہ

موجودہ قرآن میں نہ کوئی جملہ ناقص ہے نہ کسی آیت میں کوئی عیب ہے اور نہ کسی سورہ میں کسی قسم کا نقص ہے۔

(تفسیر الرحمان، صفحہ 17، بحوالہ کتاب القالات شیخ مفیدؒ)

شریف رضی محمد بن الحسن الموسوی، جامع نہج البلاغہ اعلیٰ اللہ مقامہ

یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ جس میں باطل نہ آگے سے شامل ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہ حکیم وحمید کی نازل کردہ ہے۔

(حقائق التاویل، صفحہ 40)

شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ علی بن الحسین الموسوی اعلیٰ اللہ مقامہ

بہ تحقیق قرآن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دور میں جمع ہو گیا تھا وہ اسی طرح تھا جس طرح کہ اب موجود ہے۔ اور اس پر دلیل یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا اور پڑھایا جاتا تھا۔ اور صحابہؓ کی ایک جماعت کے ذمہ قرآن کے حفظ کرنے کا فریضہ سونپا گیا تھا اور وہ اپنی کارگذاری حضورؐ کے سامنے پیش کرتے اور باقاعدہ حفظ کردہ قرآن سناتے تھے۔ حضرات عبداللہ ابن مسعودؓ اور ابی بن کعب وغیرہ صحابی تو کئی مرتبہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل قرآن حفظ کر کے سنا چکے تھے۔ اگر ذرا سا بھی غور کیا جائے تو یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ قرآن حضور اکرمؐ کے زمانے میں ترتیب پا چکا تھا۔

(تفسیر صافی از محسن فیض الکاشانی، صفحہ 36)

شیخ الطائفہ طوسی ابو جعفر محمد بن حسن اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن میں کمی یا زیادتی کا الزام لگانا مناسب نہیں۔ کیوں کہ زیادتی کے کسی تصور کے صریحاً غلط ہونے پر اجماع ہے اور کمی کے متعلق عام مسلمانوں کا مذہب ظاہر یہی ہے کہ قرآن میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور ہم شیعوں کا مذہب بھی یہی ہے اور اس کی تائید علامہ مرتضیٰ نے بھی کی ہے، اور یہی بات روایات سے بھی ظاہر ہے۔ اگر کسی سنی یا شیعہ سے ایسی کوئی روایت نقل ہوئی ہے کہ قرآن مجید کی کچھ آیات ضائع ہو چکی ہیں، یا ایک آیت اپنے مقام سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دی گئی ہے تو ایسی روایات خبر احاد سے ہیں جو یقین کا درجہ نہیں رکھتیں اور ان سے پہلو تہی کرنا اور ان کا چھوڑ دینا ہی درست ہو گا۔

(تفسیر صافی صفحہ 36، بحوالہ التبیان از شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی آعلیٰ اللہ مقامہ)

امین الاسلام طبرسی ابو علی فضل بن حسن اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید میں زیادتی کا ہونا تو بالاجماع غلط اور باطل ہے اور ہم شیعوں کا عقیدہ فرقہ حشویہ اور بعض اصحاب کی اس رائے کے خلاف ہے کہ قرآن میں تغیر اور نقصان ہوا ہے۔ یعنی ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن میں کوئی کمی بھی واقع نہیں ہوئی۔ علم الہدیٰ سید مرتضیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے۔
(مجمع البیان، صفحہ 5)

ابن شہر آشوب محمد بن علی بن شہر آشوب مازندرانی اعلیٰ اللہ مقامہ

اور حضور کو ایسی کتاب ملی جو محفوظ ہے۔ اس میں نہ تبدیلی ہوئی، نہ کسی قسم کا تغیر ہوا۔

(مناقب آل ابی طالب، جلد 1 صفحہ 9)

فتح اللہ کاشانی اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید کمی اور زیادتی سے قطعاً محفوظ ہے اور یہی عقیدہ ہمارے جمہور کا ہے۔

شیخ حر عاملی محمد بن حسن اعلیٰ اللہ مقامہ

جو شخص روایات اور تاریخ کے ابواب میں غور و فکر کرے تو یقیناً جان لے گا کہ قرآن تواتر کے اعلیٰ درجے پر فائز ہے اور ہزاروں صحابہ کرام حافظ اور قاری قرآن تھے۔ نیز یہ قرآن پیغمبر اسلامؐ کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔

(الفصول المہمہ فی تالیف الامتہ صفحہ 166)

شیخ محسن فیض الکاشانی اعلیٰ اللہ مقامہ

اگر قران مجید میں کمی یا زیادتی تسلیم کر لی جائے تو کئی مسائل پیدا ہوں گے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب قرآن تحریف شدہ یا تبدیل شدہ ہے تو پھر اس کی کسی بھی بات پر اعتماد باقی نہیں رہے گا۔ اگر قرآن میں کمی یا زیادتی مان لیں تو پھر اس کے موجود ہونے کا فائدہ اس کے احکام پر عمل کرنے کا فائدہ اس سے تمسک رکھنے کا فائدہ غرض تمام فوائد ختم ہو جائیں گے۔ یہ ارشاد الٰہی ہے کہ یہ کتاب عزیز ہے، باطل اس میں نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ اور یہ بھی ارشاد خالق ہے کہ ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ ان آیات کے بعد قرآن مجید میں کسی قسم کی تحریف یا تغیر کا کوئی امکان کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ معتبر حدیث ہے کہ مجھ سے منسوب کوئی قول درست سمجھو اگر اسے قرآن کے مطابق پاؤ اور اسے غلط سمجھو جو قرآن کے خلاف ہو، تو اگر قرآن میں تحریف مان لی جائے تو پھر اس ارشاد پر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہوگا۔

(تفسیر صافی صفحات 34-33)

قاضی نور اللہ شوستری شہید ثالث اعلی اللہ مقامہ

قرآن اتنا ہی ہے جتنا موجود ہے۔ جو اس سے زیادہ کہے وہ جھوٹا ہے۔ قرآن عہد رسالت میں ترتیب کے ساتھ جمع ہو چکا تھا اور ہزاروں صحابہؓ اسے حفظ اور نقل کرتے تھے۔ جمہور امامیہ عدم تغیر کے قائل ہیں۔ زیادتی کی روایات کیا ہیں۔ ایسی تمام راویات نا قابل اعتبار ہیں۔ چند غیر موثق آدمیوں نے انہیں روایت کیا ہے۔ ایسی تمام روایات نا قابل قبول ہیں کیونکہ اکثر احادیث میں ہے کہ روایات کو قرآن کے مقابل رکھو اگر روایات قرآن کے مطابق نہ ہوں تو انہیں دیوار پر مارو چنانچہ زیاتی یا کمی کی روایات کو جب قرآن کے سامنے لایا گیا تو انہیں فرمان قرآن، "انا لہ لحافظون،، کے خلاف پایا، جس کی تفسیر میں مفسرین شیعہ نے لکھا ہے کہ اللہ قرآن کی ہر تغیر و تبدل، تحریف، زیادتی اور نقصان سے حفاظت کرنے والا ہے۔ اگر قرآن میں تحریف ہو تو یہ کلام بشر ہو گیا تو پھر اہل زمانہ کے لیے اس کا جواب لانا کیوں ناممکن ہے، کیوں نہیں اس کی مثال بنا لاتے۔

محمد حسین طباطبائی اعلی اللہ مقامہ

قرآن مجید اللہ کی حفاظت میں ہے اور کمی زیادتی سے محفوظ ہے، آج نبوت کے صحیح ہونے کا سارا دارومدار اس بات پر ہے کہ قرآن ہر تحریف سے محفوظ ہو معصومین علیہم السلام نے روایات کے پرکھنے کا معیار قرآن کو قرار دیا ہے، اگر قرآن خود ہی محرف اور تبدیل شدہ ہو تو روایات کی درست یا غلط ہونے کا پتہ کیسے چلے گا۔،،

(تفسیر المیزان صفحات 109-110-111')

ابوالقاسم الخوئی اعلی اللہ مقامہ

مسلمانوں میں یہی معروف ہے کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی ہے اور یہ قرآن جو

ہمارے پاس ہے یہ تمام کا تمام وہی قرآن ہے جو رسول اکرمؐ پر نازل ہوا ہے اور علماء کی بہت بڑی تعداد نے اس کی تصریح کی ہے۔ ان علماء میں رئیس المحدثین جناب شیخ صدوق محمد بن بابویہ ہیں۔ انہوں نے عدم تحریف کو معتقدات امامیہ سے شمار کیا ہے اور ان میں شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی ہیں جنہوں نے اپنی تفسیر التبیان کے شروع میں اس کی وضاحت فرمائی ہے اور اس بارے میں علم الہدیٰ سید مرتضیٰ کے دلائل نقل کئے ہیں۔ اور طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان کے مقدمہ میں اور شیخ جعفر نے اپنی کتاب کشف الغطاء کے باب بحث القرآن میں اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ عدم تحریف پر اجماع ہے اور علامہ شہشہانی نے اپنی کتاب عروہ الوثقیٰ کے باب بحث القرآن میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ جمہور مجتہدین عدم تحریف کے قائل ہیں۔ اور محدث الکاشانی نے اپنی دونوں کتابوں (الوافی اور علم الیقین) میں اور شیخ محمد جواد البلاغی نے اپنی تفسیر آلاء الرحمان میں بھی اس کی تائید فرمائی ہے۔

(البیان صفحہ 200)

سید العلماء سید علی نقی النقوی اعلیٰ اللہ مقامہ

قرآن مجید وحی سماوی اور کتاب ربانی، منزل من اللہ، رسولؐ کا اعجاز ہے اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور نہ ہی اس میں ذرہ برابر باطل کا شائبہ ہے اور اس پر ایمان واعتقاد کامل تمام مسلمانوں کے اسلام کا جزو اعظم ہے۔

(تحریف قرآن کی حقیقت، صفحہ 5)

صحیفہ اعجاز

قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معجزہ بنا کر نازل فرمایا۔ تو ختم نبوت کے اس صحیفہ اعجاز کا محافظ بھی خود ہی بنا اور دنیا چھوڑنے سے پہلے حضرت خاتم الانبیاء جناب مرسل اعظم نے اپنی مشہور حدیث ثقلین کے ذریعے ''قرآن و اھلبیت،، کو ایک

دوسرے کا ساتھ ''لن یفترقا،، کی قید کے ساتھ بنایا اور بتایا یہی وجہ کہ چودہ سو سالوں میں چودہ سو لاکھ قیامت خیز انقلابات آئے مگر قرآن حکیم کے زیر وزبر تک میں فرق پیدا نہ ہوا۔ یہی وہ آسمانی اعجازی کتاب ہے جس میں کسی قسم کی تحریف کمی زیادتی رد وبدل آج تک ممکن نہ ہو سکی۔ حالانکہ اسلام دشمن طاقتوں نے ''تحریف القرآن،، کے سلسلے میں کافی زور آزمائی اور غوغا آرائی کی۔

اگر مسلمانوں نے عقل و ہوش سے کام لیا ہوتا تو تحریف قرآن کا گھناؤنا فقرہ نہ دامن قرطاس پر آج نظر آتا۔ نہ یہ مکروہ بحث کہیں سنائی دیتی۔

(انوار القرآن صفحہ 4، ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ، اردو بازار 24 الفضل مارکیٹ لاہور)

موجودہ مجتہدین و مراجع عظام

ولی فقیہ آیۃ اللہ السید علی خامنہ ای ایران، آیۃ اللہ آقائے السید علی سیستانی نجف اشرف عراق، آیۃ اللہ میرزا حسن الحائری احقاقی کویت، آیۃ اللہ السید محمد شیرازی قم ایران، آیۃ اللہ السید سعید الحکیم نجف اشرف عراق، آیۃ اللہ شیخ بشیر حسین نجف اشرف عراق آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی قم ایران، آیت اللہ آقائی شیخ محمد فاضل لنکرانی قم ایران مولانا سید رضی جعفر نقوی مجتہد کراچی، مولانا سید ابن حسن رضوی مجتہد کراچی، مولانا محسن علی نجفی مجتہد اسلام آباد، مولانا حافظ سید ریاض حسین نجفی مجتہد لاہور، مولانا محمد شفیع مجتہد لاہور، مولانا محمود الحسن خان مجتہد، جون پور انڈیا، مولانا سید حمید الحسن مجتہد لکھنؤ، انڈیا۔ سب کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں کوئی تحریف نہیں ہوئی ہے۔

فی الحال

شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کے عقائد کی تائید میں مسلک دیوبند کے مستند اساتذہ خانوادہ ولی اللہی کے چشم و چراغ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مولانا شاہ عبدالحق دہلوی اور ثقۃ الاحناف شیخ الحدیث علامہ سید شمس الحق افغانی کے بیانات پیش کرتے ہیں۔

شاید موجودہ مفتیان دیوبند سنی حنفی اپنے عقیدہ کی اصلاح کر سکیں اور بہتان طرازی سے باز آ کر بارگاہ احدیت میں مغفرت خواہ ہوں۔

شیعہ اور تحریف قرآن

علوم القرآن ص 136-135-134 از حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق افغانی، شائع کردہ المکتبہ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ شارع جلال الدین رومی (فیروز پور روڈ) لاہور میں شیعہ اثناء عشری کے عقیدہ کی تصدیق فرمائی ہے۔

"مستشرقین جب ہر طرح قرآن کی تحریف ثابت کرنے سے عاجز آ گئے تو بڑے زور و شور سے یہ لکھ دیا کہ مسلمانوں کا بڑا فرقہ تحریف قرآن کا قائل ہے اور وہ شیعہ ہے اور اس انداز سے لکھا کہ گویا تحریف قرآن شیعوں کا مسلم عقیدہ ہے۔ حالاں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ شیعوں کا مذہب وہی ہے جو سنیوں کا ہے کہ قرآن مکمل طور پر محفوظ ہے اور اس میں ایک حرف کی کمی بیشی نہیں ہوئی جس کے لیے شیعوں کی متعدد کتابوں کے حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

1۔ شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ رسالہ اعتقادیہ میں لکھتے ہیں:۔

مابین الدفتین لیس باکثر من ذلک جو کچھ قرآن کی ان دو جلدوں میں ہے
ومن نسب الینا انه اکثر فهو کاذب قرآن اس سے زیادہ نہیں اور جس نے ہم
سے یہ منسوب کیا ہے وہ زیادہ جھوٹا ہے۔

2۔ تفسیر مجمع البیان ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی میں ہے:۔

ان القرآن علی عهد رسول الله قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
صلی الله علیه وسلم مجموعاً میں جمع ہو چکا تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ جو
مئولفاً علیٰ ماهوا لان و ذکران من امامیہ اور حشویہ اس کے خلاف ہیں ان کا
خالف من الامامیةو الحشویة لا یعتبر اعتبار نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ انہوں نے ضعیف
بخلافهم لانهم قبلوا الاخبار خبروں کو قبول کیا ہے۔
الضعیفة

3۔ سید مرتضیٰ شیعی لکھتے ہیں :۔

ان العلم بصحة القرآن كالعلم بالبلدان و الوقائع الكبار

موجودہ قرآن کی صحت کا علم ایسا یقینی ہے جیسے مشہور شہروں کی موجودگی کا علم، اور بڑے بڑے واقعات تاریخیہ کا علم۔

4۔ قاضی نور اللہ الشوستری الشیعی مصائب النواصب میں لکھتے ہیں :۔

مانسب الى الشيعة الامامية بوقوع التغير فی القرآن ليس مما قال به جمهور الاماميه و انما قال به شرذمة قليلة منهم لا اعتدادبهم وقال الملاصادق فی شرح الكلينی مظهر القرآن بهذا الترتيب عندظهور الامام الثانی عشر

جو بات امامیہ شیعوں کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ وہ قرآن میں تغیر مانتے ہیں یہ جمہور امامیہ کا قول نہیں، بلکہ چھوٹے گروہ کا قول ہے جن کا اعتبار نہیں ملا صادق شرح کلینی میں لکھتے ہیں کہ قرآن کو اسی ترتیب کے ساتھ بارہواں امام ظاہر فرماویں گے۔

5۔ محمد بن الحسن الحر العاملی جو شیعہ امامیہ کے بڑے محدثین میں سے ہیں اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں جو انہوں نے کسی ہم عصر عالم کی رد میں لکھا ہے کہ "ہر کے تتبع اخبار تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن درغایت درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ ضبط و نقل کردہ و آں درعہد رسول اللہ مجموع و مولف بودہ"۔ (ترجمہ) جس نے بھی اخبار و آثار تواریخ کی جستجو کی وہ یقیناً جانتا ہے کہ قرآن موجودہ انتہائی تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور ہزار ہا صحابہ نے اس کو نقل و ضبط کیا ہے اور وہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔

6۔ فروع کافی کتاب الروضۃ ص 85 میں حضرت علیؓ سے روایت ہے:۔

ھو کتاب کریم فضلہ وفصّلہ و بینہ واوضحہ واعزہ و حفظہ من ان یاتیہ الباطل بین یدیہ	قرآن معزز کتاب ہے جس کو اللہ نے فضیلت اور بزرگی بخشی ہے اور اس کو باطل کی آمیزش سے محفوظ کیا ہے۔

7۔ شیخ صدوق رسالہ عقائد میں لکھتے ہیں:۔

القران المنزل وما بایدی الناس واحد لازیادۃ فیہ ولا نقصان	نازل شدہ قرآن اور جو قرآن لوگوں کے ہاتھ میں ایک ہے جس میں کمی بیشی نہیں

ان مستند حوالہ جات شیعہ کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ شیعہ میں چند نا قابل اعتبار افراد کے سوا کوئی بھی تحریف یا قرآن میں کمی بیشی ہونے کا قائل نہیں۔ مزید تفصیل نعمان آلوسی کی کتاب الجواب الفسیح المانصقہ عبدالمسیح میں ملاحظہ کی جائے۔ قرآن حکیم تحریری اور دماغی دونوں طرح محفوظ ہے اور الفاظ قرآن اور مطالب قرآن دونوں معجزہ ہیں۔

فضیلۃ الشیخ محدث اعظم عبدالحق دہلوی

"آج تک سلف سے لے کر خلف تک کوئی محقق شیعہ بلکہ کوئی اہل اسلام بھی یہ عقیدہ (کہ قرآن میں میں کمی وزیادتی وتحریف ہوئی ہے) چنانچہ علماء شیعہ اس خیال کی برات کتابوں میں بڑی شدومد سے کرتے ہیں۔

شیخ صدوق ابو جعفر بن علی بابویہ اپنے رسالہ عقائد میں کہتے ہیں کہ جو قرآن کہ اللہ نے حضرتؐ کو دیا تھا وہی ہے جو اب لوگوں کے پاس موجود ہے۔ نہ اس میں کچھ کم ہوا ہے نہ زیادہ۔" فتح المنان مقدمہ تفسیر حقانی جلد 1، ص 63 طبع شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

امامیہ کی تمام روایات میں موجود ہے کہ تمام اہلبیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی قران کو پڑھتے تھے اور عام وخاص کے ساتھ اسی کی وجوہ پر تمسک کرتے تھے۔ اور بطور گواہی اور صحت کے اسی کو پیش کرتے تھے اور اسی کی آیات کی تفسیر کرتے تھے اور وہ تفسیر کہ جو امام حسن عسکری کی طرف منسوب ہے لفظ بلفظ یہی قرآن ہے اور اپنے لڑکوں، کنیزوں، خادموں اور اپنے اہل و عیال کو اسی قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور اسی قران کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

(تحفہ اثناء عشریہ باب پنجم ص 139 سطر 15 ،نولکشور، لکھنؤ انڈیا۔ ترجمہ ص 216 طبع کراچی)

شیعوں کی جانب سے عدم تحریف قرآن کے مسلسل بین ثبوت اور تصدیق بالقلب، اقرار باللسان اور وضاحت بالقلم کے بعد بھی ازرہ دیو مالائی روایتوں استعماری سازشوں، تعصب اور کج بحثی موجودہ مفتیان دیوبند قبول وتسلیم نہ کریں اور ضد کریں کہ شیعوں کی فلاں فلاں کتابوں میں تحریف قران سے متعلق تحریریں موجود ہیں اس لئے شیعہ اسلام سے خارج ہیں۔ انتہائی افسوسناک دل آزار رویہ ہے۔

اہل سنت کی سینکڑوں مستند اور صحیح کتابیں پیش نظر ہیں جس میں تحریف قرآن کی بلا تکلف نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن کسی شیعہ عالم یا مفتی نے تحریف قرآن کے حوالہ سے سنیوں پر کبھی کفر کا الزام نہیں لگایا۔ اس لئے کہ انہیں معلوم ہے کہ سنیوں کا عقیدہ اور اجماع عدم تحریف قرآن پر ہے۔ اس کے باوجود بددیانتی اور بہتان طرازی ہوگی اگر وہ ضد، نفرت اور عصبیت کی بناء پر فتویٰ لگائیں یا جواب آں غزل کے طور پر بدتمیزی کریں۔

شیعوں کے ایسے محکم دلائل کے بعد بھی مفتیان دیوبند سنی حنفی شیعوں کو متہم کرنے پر مصر اور بضد ہیں تو اس وقت ان کی خدمت میں صرف ایک قران مجید پیش کیا جاتا ہے۔ صمیم قلب سے ملاحظہ فرمائیں اور فتویٰ کا شوق پورا کریں۔

(حسبنا کتاب اللہ)

القرآن الكريم، و ترجمه معانيه و تفسيره الیٰ الغة الاردوية

ترجمہ: شیخ الھند حضرت مولانا محمود الحسنؒ

تفسیر: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

"یہ قرآن شریف مع ترجمہ وتفسیر خادمین حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز ال سعود کی طرف سے ہدیہ ہے۔ یہ قرآن پاک شاہ فہد اور رابطہ عالم اسلامی کے تعاون سے قران کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ سے شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں پاکستان و ہندوستان اور بنگلہ دیش کے حجاج میں تقسیم کیا گیا اس کے علاوہ ان ملکوں میں جہاں اردو پڑھی یا سمجھی جا سکتی ہے وہاں کے وزارت مذہبی امور اور دیگر دینی اداروں کو بھیجا گیا تا کہ مسلمانوں میں مفت تقسیم کریں۔

قرآن پاک کا یہ اردو ترجمہ اور تفسیر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزارت مذہبی امور کی طرف سے معتمد و مصدق ہے مشہور علمی شخصیت حضرت مولانا ابوالحسن علی الندوی نے مترجم و مفسر کی علمی عظمت کا اعتراف کیا ہے اور اس ترجمہ وتفسیر کی توثیق ان الفاظ میں کی ہے۔

"اردو زبان میں یہ سب سے اچھا ترجمہ ہے اس کی طباعت واشاعت ہونی چاہیے۔"

یہ تمام الفاظ بعینہ محولہ بالا قرآن کے ورق اول میں درج ہیں۔ جو سعودی حکومت نے تقریباً دس لاکھ شائع کیا ہے۔ اور پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں مفت تقسیم کیا۔

تحریف کی نشاندہی (مشتے از خروارے)

پارہ 4 'آل عمران آیت نمبر 144 صفحہ 88۔87 حاشیہ نمبر 3

قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم

عبداللہ بن مسعود کے مصحف اور ابن عباس کی قراۃ میں "الرسل" نہیں "رسل" نکرہ ہے (تفصیل اصل حاشیہ میں موجود ہے)

2۔ پارہ 4 'سورۃ النساء آیت نمبر 12 صفحہ 102 حاشیہ نمبر 3

وان کان رجل یورث کللۃ او امراۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس ' متعدد صحابہ کی قرات میں

ولہ اخ واخت کے بعد من الام کا کلمہ صریح موجود ہے اور اس پر سب کا اجماع ہے

3۔ پارہ 8 ' سورۃ الانعام آیت نمبر 158 صفحہ 199

لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا

تقدیر عبادت کی ابن المنیر وغیرہ محققین کے نزدیک یوں ہے۔

لا ینفع نفساً ایمانھا او کسبھا خیرا لم تکن امنت من قبل او لم تکن کسبت فی ایمانھا خیراً

4۔ پارہ 16 ' سورۃ مریم آیت نمبر 55 صفحہ 416 حاشیہ نمبر 8

وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیا

چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں "اہلہ" کی جگہ "قومہ" تھا۔

5۔ پارہ 18 سورۃ النور آیت نمبر 2 صفحہ 466 حاشیہ نمبر 2

الزانیۃ والزانی فاجلد واکل واحد منھما مائۃ جلدہ

"چنانچہ نہ آپ نے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پروا کی نہ آپ کے خلفاء نے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کو جب رجم محصن کے متعلق یہ اندیشہ ہوا بلکہ مکشوف ہوگیا کہ آگے چل کر بعض زائغین اس کا انکار کرنے لگیں گے تو آپ نے منبر پر چڑھ کر صحابہ وتابعین کے مجمع میں اس حکم خداوندی کا بہت شد ومد سے اعلان فرمایا اور اس میں قرآن کی ایک آیت کا حوالہ دیا جس میں رجم محصن کا صریح حکم تھا اور جس کی تلاوت بعد میں منسوخ ہوگئی مگر حکم باقی رہا۔"

مزید تفصیل بخاری باب الرجم، مسلم باب حد زنا' ابن ماجہ ترمذی جلد 1 ابوداؤد' تفسیر در منثور میں دیکھ سکتے ہیں۔

6۔ پارہ 21 سورۃ الاحزاب آیت 6 صفحہ 556 حاشیہ نمبر 6

النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم و ازواجه امھتھم

''ابی بن کعب وغیرہ کی قرات میں آیت ھذا النبی اولیٰ بالمومنین کے ساتھ وھو

اب لھم کا جملہ اسی حقیقت کوظاہر کرتا ہے کہ باپ بیٹے کے تعلق میں غور کرو۔''

7۔ پارہ 23 سورۃ یٰسین آیت نمبر 35 صفحہ 590 حاشیہ 2

لیا کلوا من ثمرہ و ما عملته ایدیھم افلا یشکرون

''مترجم محقق نے وما عملته ایدیھم میں ''ما'' کونافیہ لیا ہے کما ھو و آب اکثر

المتاخرین لیکن سلف سے عموماً ''ما'' کا موصولہ منقول ہے اور اسی کی تائید میں ابن مسعود کی

قرات ''ومما عملته ایدیھم'' سے ہوتی ہے۔''

8۔ پارہ 23 سورۃ الصافات آیت نمبر 130 صفحہ 600 حاشیہ نمبر 12

سلام علیٰ ال یاسین

''بعض نے ''آل یٰسین'' بھی پڑھا ہے۔

9۔ پارہ 28 سورۃ طلاق آیت نمبر 6 حاشیہ 1 صفحہ 741-740

اسکنو ھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضاروھن لتضیقوا علیھن

چنانچہ مصحف ابن مسعود میں یہ آیت اسطرح تھی

اسکنوھن من حیث سکنتم ''وانفقوا علیھن'' من وجدکم

10۔ پارہ 20 سورۃ العنکبوت آیت نمبر 11 صفحہ 529 حاشیہ 3

ولیعلمن الله الذین آمنوا ولیعلمن المنافقین

''البتہ معلوم کرے گا اللہ ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اور البتہ معلوم کرے گا جو لوگ

دغاباز ہیں۔''

اس قسم کے مواضع میں ''لیعلمن الله'' کے معنی ''لیرین الله'' کے لینا ابن عباس

سے منقول ہے کما فی تفسیر ابن کثیر

11۔ پارہ 24 سورۃ الزمر آیت نمبر 53 صفحہ 618 حاشیہ نمبر 2

ان الله يغفر الذنوب جميعا

لہٰذا ان الله يغفر الذنوب جميعا کو "لمن يشاء" کے ساتھ مقید سمجھنا ضروری ہے۔

12۔ پارہ 24 سورۃ المومن آیت نمبر 6 صفحہ 622 حاشیہ 2

انهم اصحاب النار

''بعض نے "لا نهم" کے معنی میں لیکر یہ مطلب بیان کیا ہے۔

13۔ پارہ 25 سورۃ الشوریٰ آیت 23 صفحہ 646 حاشیہ 3

قل لا اسئلكم عليه اجراً الا المودة فى القربىٰ

''تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کوئی بدلہ مگر دوستی چاہیے قرابت میں۔''

بعض علماء نے مودۃ فی القربیٰ سے اہلبیت نبوی کی محبت مراد لے کر یوں معنی کیے ہیں کہ میں تم سے تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا بس اتنا چاہتا ہوں کہ میرے اقارب سے محبت کرو کوئی شبہ نہیں کہ اہل بیت اور اقارب نبی کریم صلعم کی محبت و تعظیم اور حقوق شناسی امت پر لازم اور واجب ہے۔ لیکن آیت ھذا کی تفسیر اس طرح کرنا شان نزول اور روایات صحیحہ کے خلاف ہونے کے علاوہ حضور کی شان رفیع کے مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔''

(اہل سنت کی صحیح ترین کتب' مستدرک الصحیحین' ذخائر العقبیٰ' طبری' صواعق محرقہ' تفسیر در منثور' تفسیر طبری' فضائل صحابہ از احمد بن حنبل وغیرہ نے بھی صرف اہلبیت نبوی مراد لئے ہیں۔)

شیخ الاسلام مولانا عثمانی نے اس فرمان رسول کو مسترد کر دیا۔ قربیٰ سے اہلبیت اور اقارب مراد لینا شان نزول' روایات صحیحہ کے خلاف ہونے کے علاوہ حضور کی شان رفیع کے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ شیخ الاسلام نے ایک طرف قربیٰ سے مراد اہلبیت کو اس لیے مسترد کر دیا کہ یہ حضور کے شان رفیع کے خلاف ہے کہ وہ امت سے اپنی اہلبیت کی محبت کا سوال کریں۔''

لیکن دوسری جانب شیخ الاسلام نے پارہ نمبر 18 سورہ المومنون آیت نمبر 101 صفحہ 464 حاشیہ 4 فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساء لون یعنی ,, پھر جب پھونک ماریں تو نہ قرابتیں ان میں اس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے ،، پر لکھا ہے۔ کہ " بعض احادیث میں نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سارے نسب اور دامادی کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ الانسبی و صھری بجز میرے نسب اور صھر"

شیخ الاسلام اور ان کے ہم مسلک بتائیں کہ کیا یہ بات حضور صلعم کے شان رفیع کے مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واضح فیصلہ کے خلاف رسول اللہ کی نسبت سے کوئی روایت پیش کی جائے۔

لیکن ایک بے سروپا' جھوٹا واقعہ چسپاں کرنا تھا اس لیے اس روایت کو شان رفیع کے مناسب سمجھا۔ افسوس صد افسوس قرآن کی تفسیر بالرائے اور اپنے عقیدہ کی تقویت کے لئے حضور پاک کے متعلق اس قسم کی رائے زنی اور قیاس آرائی توہین قرآن و رسالت کے مترادف ہے۔

14۔ پارہ 27 سورہ الحدید آیت 29' صفحہ 718 حاشیہ 13

لئلا یعلم اھل الکتاب الا یقدرون علیٰ شئی من فضل اللہ

تا کہ نہ جانیں کتاب والے کہ پا نہیں سکتے کوئی چیز اللہ کے فضل میں سے۔

" تنبیہ' حضرت شاہ صاحب نے آیت کی تفسیر اسی طرح کی ہے لیکن اکثر سلف سے منقول ہے کہ یہاں "لئلا یعلم بمعنیٰ لکی یعلم " کے ہیں یعنی تا کہ جان لیں اہل کتاب۔

ترجمہ میں نہ جانیں' اور تفسیر میں جان لیں لفظ اور معنی دونوں میں تحریف۔

دوسرا بہتان

کہ شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کا عقیدہ ہے کہ جبرئیل نے وحی میں غلطی کی۔

اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔

یہ کسی بھی جاہل سے جاہل شیعہ کا عقیدہ نہیں ہے۔ کہ جناب جبرئیل سے غلطی ہوئی جناب جبرئیل سید الملائکہ ہیں نوری مخلوق اور معصوم ہیں۔ غلطی کا عقیدہ تو در کنار ایسا تصور بھی گناہ عظیم ہے۔ معاذ اللہ

یہ کس قدر دینی بد دیانتی ہے کہ عقیدہ خود ہی گھڑا اور شیعوں پر تھوپ دیا۔ نہ اللہ یاد نہ موت یاد شیعہ عقائد کی کسی کتاب میں یہ عقیدہ موجود نہیں شیعوں پر سراسر بہتان ہے۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

سید الملائکہ جناب جبرئیل امین کا وحی میں غلطی کرنا۔

یہ عقیدہ ان لوگوں کا ہو سکتا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ معصوم سے بھول چوک ہو سکتی ہے۔ وہ فرض نمازیں بھی ترک کر سکتا ہے اس پر شیطانی عمل کا اثر ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے ثبوت کیلئے ملاحظہ فرمایئے۔

قرآن پاک ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور تفسیری نوٹ شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی

پارہ 23 سورة ص آیت نمبر 32 حاشیہ 5 صفحہ 606

فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب

"تو بولا میں نے دوست رکھا' مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد سے یہاں تک سورج چھپ گیا اوٹ میں"

اس کے تفسیری نوٹ میں شیخ الاسلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق ایک واقعہ نقل کر کے فرماتے ہیں۔ "غزوۂ خندق میں دیکھ لو نبی کریم صلعم کی کئی نمازیں قضاء ہو گئیں۔"

قضائے نماز کی نسبت حضرت ختمی مرتبت علیہ السلام سے دینا عصمت نبوت اور منصب رسالت کے خلاف ہے۔ اگر کسی کتاب میں کوئی روایت درج ہے جو توہین رسول کا باعث ہو تو ایسی روایت کا نقل کرنا بھی توہین اور مثال دینا افسوسناک ہے یہ وہی کر سکتا ہے جو جناب رسول اللہ کو اپنے جیسا خاطی بشر سمجھتا ہے۔ شیعہ عقیدہ سے اس کا قطعی کوئی تعلق نہیں۔

اسی قرآن پاک کے صفحہ نمبر 809 سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پارہ 30 کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں

,,کہ کئی صحابہ (مثلاً عائشہ صدیقہ' ابن عباس' زید بن ارقم رضی اللہ عنہم) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض یہود نے سحر کیا جس کے اثر سے ایک طرح کا مرض سا بدن مبارک کو لاحق ہو گیا۔ اس دوران میں کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ ایک دنیوی کام کر چکے ہیں مگر خیال گزرتا تھا کہ نہیں کیا یا ایک کام نہیں کیا اور خیال ہوتا تھا کہ کر چکے۔''

ایسی تحریر دیکھ کر تعجب ہوا' اس لئے کہ سحر ایک شیطانی عمل ہے اور شیطانی عمل کا اثر کسی معصوم پر نہیں ہو سکتا۔ اور وہ بھی سید الانبیاء کے جسم مبارک پر جادو کا اثر ہو گیا۔ جس سے بھول چوک کا مرض لاحق ہو گیا۔ (استغفر اللہ)

سورۃ الحجر آیت نمبر 42' سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 65'

ترجمہ: ''شیطان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' ''ان عبادی لیس لک علیھم سلطان''

''بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں۔''

ایسی بات وہی خاطی شخص حضور پاکؐ سے منسوب کر سکتا ہے جو معصوم کو اپنے جیسا خاطی بشر سمجھتا ہے۔ شیعہ عقیدہ قطعی اس عقیدے سے مبرا ہے۔ آگے چل کر اسی صفحہ پر رقمطراز ہیں۔

''جیسے کبھی بیمار ہوئے' بعض اوقات غشی طاری ہو گئی۔ یا کئی مرتبہ نماز میں سہو ہو گیا آپ نے فرمایا میں بھی ایک بشر ہوں' جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ میں بھی بھول جاؤں تو یاد دلا دیا کرو۔''

شیعہ اثناء عشریہ کا عقیدہ راسخہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاتم النبیین والمرسلین معصوم ہیں اور تمام معصوموں سے افضل ہیں۔ آپ کے وصال سے سلسلہ وحی والہام ختم ہو گیا۔ حضور پاک کی شان وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔ پارہ 27 سورۃ النجم آیت نمبر 1 تا 5 صفحہ 698 ترجمہ شیخ الہند

"قسم ہے تارے کی جب گرے بہکا نہیں تمہارا رفیق اور نہ بے راہ چلا اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا۔"

آپ پر سہو ونسیان' جادو اور جان بوجھ کر نمازوں کی قضا ہونے کا عقیدہ وہی شخص رکھ سکتا ہے جو جبریل امین سے غلطی ہونے کا احتمال رکھتا ہو۔

موجودہ مفتیان دیو بند اپنے اس عقیدہ فاسدہ سے شیعوں کو معاف رکھیں۔ اور شیعوں کو متہم اور اسلام سے خارج کرنے کی بجائے اپنے عقیدہ اور اخلاق و عادت کی اصلاح کریں۔

اس سلسلے میں شیعہ عقیدہ کی مزید وضاحت تفسیر نمونہ جلد اول' ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور' سورۃ البقرہ' آیت نمبر 103-102 میں دیکھی جا سکتی ہے۔

تیسرا فتویٰ

شیعہ اثناء عشریہ امامیہ ائمہ کو معصوم مانتے ہیں اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔

اس لئے کہ دیو بندی سنی حنفی کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کے علاوہ اور کوئی معصوم نہیں ہے۔

یقیناً شیعہ اثناء عشریہ امامیہ ائمہ اہل بیت کو معصوم مانتے ہیں۔ اور اصطلاح میں چودہ معصوم کہتے ہیں۔ یعنی حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدۃ نساء العالمین جناب فاطمۃ الزہرہ علیہا السلام و امام الاولیاء امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور جوانان جنت کے سردار جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام علی ابن الحسین زین العابدین تا امام مہدی علیہ السلام نو امام علیہم السلام جس کی تائید شیعہ اور سنی کتب میں بالصراحت موجود ہے۔

اختصار پیش نظر ہے اسی لئے صرف عقیدہ کے اظہار اور اس کے متعلق دیو بند کے شیخ الہند اور شیخ الاسلام کی عبارتوں پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

پارہ نمبر 18' سورۃ النور آیت نمبر 55 صفحہ نمبر 477' حاشیہ نمبر 3'

"آخری خلیفہ حضرت امام مہدیؑ ہوں گے' جن کے متعلق عجیب وغریب بشارت سنائی

گئی ہیں۔ وہ خدا کی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے اور خارق عادت جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے اسلام کا کلمہ بلند کریں گے۔،،

ائمہ معصوم کون ہیں اور ان کے اسم گرامی کی جامع تفصیل امام اہلسنت سبط ابن جوزی کی کتاب مستطاب تذکرہ الخواص الامہ اور حجتہ الاسلام علامہ محمد حسنین ساجی مرحوم کی تالیف برہان الایمان جامعہ الثقلین خانیوال روڈ ملتان ،،اصول دین،، تالیف حجتہ الاسلام مولانا محمد حسین اکبر ادارہ منہاج الحسین جوہر ٹاؤن لاہور میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔"

ابھی تک دیوبندی سنی حنفی اپنے عقیدے پر کوئی مسکت اور مستند دلیل نہیں لاسکے سوائے فتویٰ دینے کے۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے معصوم، تمام انبیاء علیہم السلام معصوم اور ان کے علاوہ جناب مریم معصومہ جس کی عصمت کی گواہی قرآن پاک نے دی۔

پارہ نمبر 3 'آل عمران آیت نمبر 42۔

یا مریم ان اللہ اصطفاک وطھرک واصطفاک علیٰ نساء العالمین

"اے مریم بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو چن لیا اور پاک کر دیا۔ اور آپ کا انتخاب کیا تمام کائنات کی عورتوں پر"۔

اس سے بڑھ کر اور کیا عصمت کی دلیل ہوگی۔ حالانکہ جناب مریم نبی، رسول اور امام وخلیفہ نہ تھیں اسی طرح اہلبیت علیہم السلام بھی معصوم ہیں۔ جن کی عصمت کی گواہی قرآن پاک میں موجود ہے۔

پارہ 22 سورۃ احزاب' آیت نمبر 33' صفحہ 561'

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

"بس یہی اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی (تمام نجاستیں) دور کر دے اے اہل بیت اور تم کو پاکیزہ کر دے جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔"

ترجمہ تفسیر مولانا محمود الحسن تفسیر ومولانا شبیر احمد عثمانی

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنے کا ارادہ کر لے وہ ہر طرح کی نجاستوں سے

پاک ہوگیا۔ گناہ بھی نجاست ہے اس سے بھی پاک ہوگیا۔ یہی تو عصمت ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ شیعہ نقطہ نظر سے حکم تکوینی ہے۔

پارہ 23 'یٰسین' آیت نمبر 82 ' صفحہ 594

انما امرہ اذ اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون

''بس اس کا حکم (اللہ کا) جب کرنا چاہے کسی چیز کوتو اس کو کہے ہو جا وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔''

ایک اور جگہ پارہ 12، سورۃ ھود آیت نمبر 107 'میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان ربک فعال لما یرید

''بے شک تیرا رب کر ڈالتا ہے، جو چاہتا ہے۔''

اس میں چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ البتہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں شک کرے تاویلیں تلاش کرے تفسیر بالرائے کرے وہ کیا ہے؟ مفتیان دیو بند فتویٰ دیں۔

اب رہا اہلبیت سے کون سی شخصیات مراد ہیں۔ دیو بندی سنی حنفی' مفسرین کے نزدیک اہل بیت سے مراد ازواج النبی بھی ہیں۔ حالانکہ یہ آیہ مبارکہ اپنے سیاق وسباق سے مختلف ہے۔ ازواج النبی سے چند ایسی سنگین باتیں سرزد ہوئی ہیں۔ جو منافی عصمت ہیں۔ اس لیے آیہ تطہیر کے معنی و مطالب میں دور از کار تاویلیں کرنا پڑیں۔ لیکن زیر نظر وزیر تبصرہ قرآن پاک میں اس آیت کے تحت شیخ الاسلام مولانا عثمانی لکھتے ہیں'' کہ مسند احمد کی ایک روایت میں ,,احق،، کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے' اس لئے آپ نے حضرت فاطمہؑ' علی حسن حسین رضی اللہ عنھم کو ایک چادر میں لے کر اللھم ھئولاء اھلبیتی وغیرہ فرمایا۔ یا حضرت فاطمہ کے مکان کے قریب سے گزرتے ہوئے ''الصلوٰۃ اھلبیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا'' سے خطاب کرنا اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ آیت کا نزول بظاہر ازواج کے حق میں ہوا۔ اور ان ہی سے تخاطب ہو رہا ہے مگر یہ حضرات بھی طریق اولیٰ اس لقب کے مستحق اور فضیلت تطہیر کے اہل ہیں۔''

اس کے بعد مفتیان دیوبند وہ دلائل اور اسناد پیش کریں کہ جو انبیاء علیھم السلام کے علاوہ کسی دوسری شخصیات (ائمہ کو) معصوم مانے تو اسلام سے خارج۔ حالانکہ زیر حوالہ جات قرآن پاک ترجمہ مولانا محمود الحسن تفسیری نوٹ شبیر احمد عثمانی پارہ 30' سورۃ التین حاشیہ نمبر 2، صفحہ 796

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

''ہم نے بنایا آدمی خوب سے اندازے پر''

''خیال کرو انسان کو اللہ نے پیدا کیا اور بہترین شکل وصورت میں پیدا کیا اس کا قوام ایسی ترکیب سے بنایا کہ اگر چاہے تو نیکی اور بھلائی میں ترقی کر کے فرشتوں سے آگے نکل جائے کوئی مخلوق اس کی ہمسری نہ کر سکے۔''

اسی ضمن میں اسی صفحہ 796 کے حاشیہ 2 پر ہے ''اگر یہ اپنی فطرت پر ترقی کرے تو فرشتوں سے گوئے سبقت لے جائے بلکہ مسجود ملائکہ بنے۔''

حالانکہ مسجود ملائکہ از روئے قرآن سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے کوئی نہیں اور جناب آدم علیہ السلام زندگی کی پہلی سانس میں مسجود ملائکہ قرار پائے۔

اس وقت انہیں علیہ السلام کو نیکی اور بھلائی اور اپنی فطرت پر ترقی کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اس کی تصدیق سورۃ انعام آیت نمبر 124 حاشیہ نمبر 3 صفحہ 191

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

''اللہ خوب جانتا ہے اس موقعے کو جہاں بھیجے اپنے پیغام۔''

''خیر یہ تو خدا ہی جانتا ہے اس موقع کو کہ کون شخص اس کا اہل ہے کہ منصب پیغامبری پر سرفراز کیا جائے اور اس عظیم الشان امانت الٰہیہ کا حامل بن سکے۔ یہ نہ کوئی ایسی چیز ہے کہ دعا ریاضت یا دنیاوی جاہ ودولت سے حاصل ہو سکے۔، دوسری جگہ ارشاد ہے قدرت ہے

پارہ 30 سورۃ البینۃ آیت نمبر 7' صفحہ نمبر 799'

''یعنی جو لوگ سب رسولوں اور کتابوں پر یقین لائے اور بھلے کاموں میں لگے رہے

وہی بہترین خلائق ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض افراد بعض فرشتوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔"

وہ کون لوگ ہیں جو نبی تو نہیں ہیں مگر معصوم فرشتوں سے افضل ہیں، معصوم ہیں۔ اس کی تفصیل اور معلومات شواہد التنزیل حاکم جسکانی، صواعق محرقہ، نور الابصار، تفسیر درمنثور، مناقب از خطیب خوارزمی اور تفسیر طبری، فصول المہمہ اور تفسیر فتح القدیر وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حالانکہ فرشتے نوری مخلوق اور مطلقاً معصوم ہیں۔ جب کوئی انسان بقول شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی فرشتوں سے نیکی اور بھلائی میں آگے نکل جاتا ہے تو وہ شخص معصوم کیا معصوم سے بڑھ کر ہوگا۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ائمہ اثناء عشر ہیں جو معصوم ہیں۔ یا ان اشخاص کی نشاندہی مفتیان دیوبند کریں۔ جو معصوم نہیں مگر فرشتوں سے افضل اور مسجود ملائکہ ہیں۔

چوتھا بہتان

حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانا، مفتیان دیوبند خصوصاً رئیس دارالافتاء جامعہ اسلامیہ بنوری نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ چونکہ شیعہ اثناء عشریہ امامیہ حضرت عائشہ پر تہمت لگاتے ہیں اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔ (العظمتہ للہ)

تمام شیعہ از روئے قرآن حضرت عائشہ کو ام المومنین مانتے ہیں تمام ازواج نبی علیہ السلام امت کی مائیں ہیں ان کا احترام امت پر لازم ہے۔ شیعہ ان پر ہرگز کوئی اتہام نہیں لگاتے۔ اگر کسی واقعہ کا ذکر کرتے ہیں تو صرف قرآن پاک کے حوالہ سے یا تفاسیر اہلسنت دیوبندی سے۔

چنانچہ قرآن پاک ترجمہ مولانا محمود الحسن، تفسیری نوٹ مولانا شبیر احمد عثمانی طبع سعودی عرب صفحہ 468۔466 سورۃ النور آیت 12-11 حاشیہ 1 تا 3

ان الذین جاء وا بالافک عصبۃ منکم لاتحسبوہ شرا لکم بل ھو خیر لکم لکل امریء منھم ما اکتسب من الاثم والذی تولیٰ کبرہ، منھم لہ، عذاب عظیم

''جو لوگ لائے ہیں یہ طوفان تمہیں میں سے ایک جماعت ہیں' تم اس کو نہ سمجھو برا اپنے حق میں' بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں' ہر آدمی کے لیے ان میں سے وہ ہے جتنا اس نے گناہ کمایا۔ اور جس نے اٹھایا ہے اس کا بڑا بوجھ اس کے واسطے بڑا عذاب ہے۔

صفحہ 466 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں ''کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا پر منافقین نے جو جھوٹی تہمت لگائی تھی اس میں بعض سادہ دل اور مخلص مسلمانوں کے پائے استقامت کو بھی قدرے لغزش ہو گئی تھی۔''

صفحہ 467 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔''یہاں سے اس طوفان کا ذکر ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ پر اٹھایا گیا تھا واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم صلعم 6 ھ میں غزوہ المصطلق سے واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے حضرت عائشہ بھی ہمراہ تھیں ان کی سواری کا اونٹ علیحدہ تھا۔''

مفسر مولانا عثمانی پورا واقعہ افک لکھ کر بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں ''عبداللہ بن ابی بڑا خبیث بدباطن اور دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسے ایک بات ہاتھ لگ گئی اور بدبخت نے واہی تباہی بکنا شروع کیا اور بعض بھولے بھالے مسلمان (مثلاً حسان' حضرت مسطح اور عورتوں میں حمنہ بنت جحش) منافقین کے مغویانہ پروپگنڈے سے متاثر ہو کر اس قسم کے افسوسناک تذکرے کرنے لگے' آخر حضرت عائشہ کی برات میں خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیتیں نازل فرمائیں۔

حاشیہ نمبر 4 تحریر فرماتے ہیں ''یعنی طوفان اٹھانے والے خیر سے وہ لوگ ہیں جو جھوٹ یا سچ اسلام کا نام دیتے ہیں اور اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں۔''

اسی طرح قران میں جس کا بار بار حوالہ دیا جا رہا ہے۔ اس کے صفحہ 470 سورۃ النور حاشیہ 2 ,,حضرت عائشہ پر طوفان اٹھانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شریک ہو گئے ان میں سے ایک حضرت مسطح تھے جو ایک مفلس مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بھانجے اور خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ قصہ افک کے پہلے حضرت صدیق اکبر ان کی امداد اور خبر گیری کیا کرتے تھے جب یہ قصہ ختم ہوا اور عائشہ صدیقہ کی برات آسمان سے نازل ہو چکی تو

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہ کروں گا۔شائد بعض دوسرے صحابہ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو احادیث میں ہے کہ جب

الاتحبون ان یغفر اللہ لکم (کیا تمہیں پسند نہیں اللہ تمہیں مغفرت عطا فرمائے)

سورۃ نور، آیت نمبر 22

تو فوراً بول اٹھے "بلیٰ یاربنا انا نحب" بے شک اے پروردگار ہم ضرور چاہتے ہیں یہ کہہ کر مسطح کی جو امداد کرتے تھے بدستور جاری فرمادی بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دگنی کر دی۔"

سورۃ احزاب صفحہ 560 آیت نمبر 28

یا ایہا النبی قل لا زواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا و زینتہا .. . کان ذالک علی اللہ یسیرا

"اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ پہنچادوں تم کو اور رخصت کر دوں بھلی طرح سے رخصت کرنا اگر تم چاہتی ہو اللہ کو اور اسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے ان کے لئے جو تم میں نیکی پر ہیں بڑا ثواب" (الیٰ آخرہ)

حاشیہ نمبر 6 پر مولانا عثمانی تفسیر میں لکھتے ہیں "حضرت کی ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہو گئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوں ان میں سے بعض نے آنحضرت صلعم سے گفتگو کی کہ ہم کو مزید نفقہ اور سامان دیا جائے جس سے عیش و ترفہ کی زندگی بسر کر سکیں حضرت کو یہ باتیں شاق گذریں۔قسم کھالی کہ ایک مہینہ گھر نہ جائیں گے مسجد کے قریب ایک بالاخانہ میں علیحدہ فروکش ہو گئے۔صحابہ مضطرب تھے۔ابوبکر و عمر اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح یہ گتھی سلجھ جائے انہیں زیادہ فکر اپنی صاحبزادیوں (عائشہ اور حفصہ) کی تھی کہ پیغمبر کو ملول کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کر بیٹھیں دونوں نے دونوں کو دھمکایا اور سمجھایا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ انس اور بے تکلفی کی باتیں کیں آپ قدرے منشرح ہوئے۔تو یہ آیت تخییر اتری یعنی اپنی ازواج سے صاف صاف

کہہ دو کہ دو راستے میں سے ایک کا انتخاب کرلیں۔ اگر دنیا کی عیش و بہار اور امیرانہ ٹھاٹھ چاہتی ہیں تو کہہ دو کہ میرے ساتھ تمہارا نباہ نہیں ہوسکتا۔ آؤ کہ میں کچھ دے دلا کر (یعنی کپڑوں کا جوڑا جو مطلقہ کو دیا جاتا ہے) تم کو خوبصورتی کے ساتھ رخصت کردوں (یعنی شرعی طریقے سے طلاق دے دوں) اور اگر اللہ و رسول کی خوشنودی اور آخرت کے اعلیٰ مراتب کی طلب ہے تو پیغمبر کے پاس رہنے میں کمی نہیں جو آپ کے خدمت میں صلاحیت سے رہے گی۔ اللہ کے یہاں اس کے لئے بہت بڑا اجر تیار ہے۔ نزول آیت کے بعد آنحضرت گھر میں تشریف لائے اول عائشہ کو حکم سنایا انہوں نے اللہ اور رسول کی مرضی اختیار کی۔"

(حضور پاک کو ملول کرنے والی ازواج میں حضرت عائشہ اور حفصہ آگے آگے تھیں اس لئے اللہ کا فیصلہ سب سے پہلے حضرت عائشہ کو سنایا گیا۔ اس افسوسناک واقعہ سے شیعوں کا کیا تعلق ہے؟ مفتیان دیوبند بتائیں۔)

ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کا حضور پاکؐ کے خلاف ساز باز اور راز فاش کرنا صفحہ 742 سورۃ التحریم آیت نمبر 1 تا 6 پارہ 28

یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک و اللہ غفور رحیم

"اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر تو رضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان مقرر کردیا ہے اللہ نے تمہارے لئے کھول ڈالنا تمہاری قسموں کا اور اللہ مالک ہے تمہارا اور وہی سب کچھ جانتا حکمت والا۔ جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اس نے خبر کردی اس کی اور اللہ نے جتلادی نبی کو وہ بات تو جتلائی نبی نے اس میں سے کچھ اور ٹلا دی کچھ۔ پھر جب وہ جتلائی عورت کو بولی تجھ کو کس نے بتلادی۔ یہ کہا مجھ کو بتایا اس خبر والے واقف نے اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں دل تمہارے اور اگر تم دونوں چڑھائی کروگی اس پر تو اللہ ہے اس کا رفیق اور جبریل اور نیک بخت ایمان والے اور فرشتے اس

کے پیچھے مددگار ہیں۔ اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو انہیں اس کا رب بدلے میں دیدے اس کو عورتیں تم سے بہتر حکمبردار یقین رکھنے والیاں نماز میں کھڑی ہونے والیاں بندگی بجالانے والیاں روزہ رکھنے والیاں بیاہیاں اور کنواریاں۔" (ترجمہ مولانا محمود الحسن)

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما

شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے "صغت" کا ترجمہ جھک پڑنا کیا ہے۔ حالانکہ صغت کے معنی جھکنا کے نہیں لکھا تفسیر ابن کثیر اردو ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کراچی نے صغت قلوبکما کا ترجمہ "تم دونوں کے دل کج ہو گئے ہیں۔" مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم نے تفہیم القرآن جلد ششم میں حاشیہ نمبر 7 کے تحت لکھتے ہیں۔ "اصل الفاظ ہیں" "فقد صغت قلوبکما" "صغو" عربی زبان میں مڑ جانے اور ٹیڑھا ہو جانے کے معنی میں بولا جاتا ہے اور شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ ہے کج ہو گئے ہیں دل تمہارے۔ حضرات عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، سفیان ثوری اور ضحاک نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے زاغت قلوبکما یعنی تمہارے دل راہ راست سے ہٹ گئے ہیں امام رازی اس طرح کی تشریح میں کہتے ہیں" حق سے ہٹ گئے ہیں" اور حق سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے۔ علامہ الوسی کی تشریح یہ ہے" تمہارے دل اس معاملہ میں آپ کی مواقفت سے ہٹ کر آپ کی مخالفت کی طرف مڑ گئے ہیں۔")

اسی طرح قرآن پاک میں آیت میں یہ الفاظ "وان تظاهرا علیه" جس کا ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے کیا ہے" تم دونوں چڑھائی کروگی۔

تفسیر ابن کثیر اردو طبع کراچی نے "تم نے نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی" تفہیم القرآن جلد ششم میں مولانا مودودی مرحوم نے "اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم نے باہم جتھہ بندی کی تو جان رکھو" مولانا مودودی مرحوم نے تفہیم القرآن میں شاہ ولی اللہ کا ترجمہ پیش کیا ہے "اگر باہم متفق شوید بر پیغمبر"، شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ ہے "اگر تم دونوں چڑھائی کروگیاں اس پر" مولانا اشرف علی تھانوی نے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے" اگر تم دونوں اسی طرح کی

کارروائیاں اور مظاہرے کرتی رہیں' یہ دونوں عورتیں کون تھیں۔ تمام تفاسیر میں ام المومنین حضرت عائشہ اور حفصہ کا نام آتا ہے۔

یہ قرآن پاک کی آیات ہیں، معاذ اللہ اسمیں کسی شیعہ کا ہاتھ نہیں۔ تمام الفاظ عربی میں اللہ کی جانب سے اور ترجمہ علماء دیو بند کا۔ ''اور مفتیان دیو بند کا فتویٰ حضرت عائشہ پر شیعہ تہمت لگاتے ہیں اس لئے اسلام سے خارج ہیں'' خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔

واقعہ اس قدر سنگین' گھمبیر اور افسوسناک ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا' صفحہ 742 سورۃ تحریم پارہ 28 کے حاشیہ پر مولانا شبیر احمد عثمانی کا تفسیری نوٹ حاشیہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں۔

''سورۃ احزاب کے فوائد میں گزر چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات عنایت فرمائیں اور لوگ آسودہ ہو گئے تو ازواج مطہرات کو بھی خیال آیا کہ ہم کیوں نہ آسودہ ہوں اس سلسلے میں انہوں نے مل کر حضورؐ سے زیادہ نفقہ کا مطالبہ شروع کر دیا۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اور بخاری کے باب المناقب میں ہے وحولہ نسوۃ یکلف ویستکثرنہ' اس پر ابوبکر نے عائشہ کو اور عمر نے حفصہ کو ڈانٹ پلائی۔ آخر ازواج نے وعدہ کیا کہ آئندہ ہم آپ سے اس چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے تا آنکہ آئیہ تخییر نے جو احزاب میں ہے نازل ہو کر اس قصہ کا خاتمہ کر دیا۔

اس درمیان میں کچھ واقعات اور بھی پیش آئے جس سے حضور کی طبع مبارک پر گرانی ہوئی اصل یہ ہے کہ ازواج مطہرات کو جو محبت اور تعلق حضورؐ کے ساتھ تھا اس نے قدرتی طور پر آپس میں ایک طرح کی کشمکش پیدا کر دی تھی۔

آپ کی عادت تھی کہ عصر کے بعد جب ازواج کے یہاں تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک روز حضرت زینب کے ہاں کچھ دیر لگی' معلوم ہوا کہ انہوں نے شہد پیش کیا تھا اس کے نوش فرمانے میں وقفہ ہوا پھر کئی روز یہ معمول رہا۔ حضرت عائشہ اور حفصہ نے مل کر تدبیر کی کہ

آپ وہاں شہد پینا چھوڑ دیں۔ آپ نے چھوڑ دیا اور حفصہ سے فرمایا کہ میں نے زینب کے ہاں شہد پیا تھا مگر اب قسم کھاتا ہوں کہ پھر نہیں پیوں گا۔ و نیز یہ خیال فرما کر کہ زینب کو اس کی اطلاع ہو گی تو خواہ مخواہ دلگیر ہوں گی حفصہ کو منع کر دیا کہ اس کی اطلاع کسی کو نہ دینا۔ اسی طرح کا ایک قصہ ماریہ قبطیہ کے متعلق (جو آپ کے حرم سے تھی جن کے بطن سے صاحبزادے ابراہیم تولد ہوئے) پیش آیا۔ اس میں آپ نے ازواج کی خاطر قسم کھالی کہ ماریہ کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ بات آپ نے حضرت حفصہ کے سامنے کی تھی اور تاکید کر دی تھی کہ دوسروں کے سامنے اظہار نہ کریں۔ حضرت حفصہ نے ان واقعات کی اطلاع چپکے سے حضرت عائشہ کو کر دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ کسی اور سے نہ کہنا۔ حضور کو اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمادیا آپ نے حفصہ کو جتلایا کہ تم نے فلاں بات کی اطلاع عائشہ کو کر دی حالاں کہ منع کر دیا تھا۔"

صفحہ 743 کے حاشیہ نمبر 2 پر سورۃ تحریم کی آیت نمبر 4 کے تحت یہ لکھا ہے۔

"یہ عائشہ اور حفصہ کو خطاب ہے کہ اگر تم توبہ کرتی ہو تو بے شک توبہ کا موقع ہے کیوں کہ تمہارے دل جادۂ اعتدال سے ہٹ کر ایک طرف کو جھک گئے ہیں لہٰذا آئندہ ایسی بے اعتدالیوں سے پرہیز رکھا جائے۔"

(مفسر مولانا عثمانی نے کسی مصلحت کی بناء پر واقعات کو خلط ملط کر دیا۔ حقائق واقعات بالتفصیل ترجمہ تفسیر ابن کثیر مطبوعہ کراچی اور تفہیم القرآن میں مولانا مودودی مرحوم نے جلد ششم میں اس کے علاوہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن حمام، فتح القدیر، احکام القران ابن عربی، کے علاوہ متعدد تفاسیر و احادیث میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ بعض مفسرین نے بعض باتیں حضور پاک اور ازواج رسول کے متعلق لکھی ہیں جو انتہائی افسوسناک اور ناقابل بیان ہیں۔

کیا مفتیان جامعۃ العلوم اسلامیہ دار بنوری کراچی فتویٰ دیں گے کہ جن صحابہ نے حضرت عائشہؓ پر یہ تہمت لگائی ہے وہ سب اسلام سے خارج ہیں؟ جب حضور پاک، حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ وغیرہ نے انہیں نہ اسلام سے خارج کیا اور نہ ہی صحابیت سے نکالا۔ شیعوں نے حضرت

عائشہؓ پر کبھی بھی تہمت نہیں لگائی بلکہ اس کا تصور بھی نہیں کیا۔ اگر آپ کی دیکھا دیکھی یا آپ کے بیان پر کسی شیعہ نے ایسا کیا تو اس کا ذاتی فعل ہے۔ شیعہ عقیدے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ضد، تعصب اور دشمنی میں تمام اپنے سر کا وبال شیعوں کے سر تھوپ کر فتوئی دے مارا۔ نہ خوف خدا نہ شرم رسولؐ نہ ناموس امہات المومنین اور صحابہ کا خیال اور نہ انصاف کی رمق اور نہ موت کا ڈر۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

پانچواں بہتان

شیعہ اثناء عشریہ امامیہ کے عقیدے میں سبّ صحابہ جائز ہے اس لئے اسلام سے خارج ہیں۔ سبّ صحابہ یعنی صحابہ کو گالی دینا۔ مفتیان دیوبند کا شیعوں پر کتنا بڑا بہتان ہے۔ شیعہ گالی دینے کو حرام اور گناہ جانتے ہیں کسی کو گالی دینا حمیت، شرافت، آدمیت اور انسانیت اور شیعیت کے خلاف ہے۔ صحابہ اخیار کی عزت وتکریم تمام مسلمانوں کا شعار ہونا چاہیے۔

متفق علیہ حدیث "المسلم من سلم المسلمون بلسانه ویدیه"

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔"

دوسری حدیث میں "مسلمون" کی جگہ پر "الناس" آیا ہے۔

حضور پاکؐ نے فرمایا:

سباب المسلم فسق وقتاله کفر

"یعنی مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔" (متفق علیہ) البتہ تولا اور تبرا شیعوں کے عقیدے کا لازمہ ہے۔ جو عین مطابق کتاب وسنت ہے۔

تولا یعنی اللہ تعالیٰ تمام انبیاء علیہم السلام خصوصاً خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلبیت علیہم السلام کی محبت کو فرض عین سمجھ کر احترام، محبت اور اطاعت کرنا، صحابہ اخیار اور امہات المومنین کا احترام اور امت مسلمہ سے محبت جذبہ اسلامی کا تقاضہ ہے۔

تبرا یعنی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں خصوصاً حضرت خاتم النبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین اور اہلبیت علیہم السلام کے دشمنوں سے برات یعنی بیزاری، صحابہ اخیار اور امت مسلمہ کے دشمنوں کو دشمن سمجھنا جذبہ اسلامی کا تقاضہ ہے

تولا اور تبرا کی حقیقت اور وضاحت قران پاک کی سورۃ برآت میں آشکارا ہے۔ اگر کوئی شوخ اور شیعہ صحابہ پر طعن و تشنیع کرتا ہے تو آپ کی لکھی ہوئی کتابوں سے کرتا ہے اور آپ کی دیکھا دیکھی کرتا ہے۔ اس کا شیعہ عقیدے سے کوئی تعلق نہیں۔ بفرض محال آپ ازراہ تعصب، دشمنی اور ضد میں شیعوں پر زبردستی سبّ صحابہ کا الزام لگاتے ہیں تو یہ کفر کا فتویٰ قران وسنت اور تعامل صحابہ کے سراسر خلاف ہے۔ اگر آپ کے پاس اس کا ثبوت ہے تو پیش کریں۔ اگر مفتیان دیو بند ضد کریں کہ توہین صحابہ شیعوں کی کتاب میں ہے تو وہ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔

قرآن پاک ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن تفسیری نوٹ مولانا شبیر احمد عثمانی طبع سعودی عرب، صفحہ 125 سورۃ النساء آیت نمبر 105 حاشیہ نمبر 3

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما

"بیشک ہم نے اتاری تیری طرف کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھاوے تجھ کو اللہ اور تو مت ہو دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والا" ترجمہ محمود الحسن

حاشیہ از مولانا عثمانی

,,ضعیف الاسلام لوگوں میں جب کوئی کسی گناہ اور خرابی کا مرتکب ہوتا تو سزا اور بدنامی سے بچنے کے لئے حیلہ گھڑتے اور آپ کی خدمت میں ایسے انداز سے اس کا اظہار کرتے کہ ان کو بری سمجھ جائیں بلکہ کسی بری الذمہ کے ذمہ تہمت لگا کر اس کے مجرم بناتے ہیں سعی کرتے اور رل مل کر باہم مشورہ کرتے، چنانچہ ایکدفعہ یہ ہوا کہ ایک ایسے ہی مسلمان نے دوسرے مسلمان کے گھر میں نقب دیا ایک تھیلا آٹے کا اور اس کے ساتھ کچھ ہتھیار چرا کر لے گیا۔ اس تھیلے میں اتفاقاً

سوراخ تھا۔ چور کے گھر تک راستہ میں آٹا گرتا گیا۔ چور نے یہ تدبیر کی کہ مال اپنے گھر میں نہ رکھا۔ بلکہ رات ہی میں وہ مال لے جا کر ایک یہودی کے پاس امانت رکھ آیا۔ جو اس کا واقف تھا۔ صبح کو مالک نے آٹے کے سراغ پر چور کو جا پکڑا مگر تلاش پر اس کے گھر میں کچھ نہ نکلا۔ اور چور نے قسم کھالی کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں آٹے کا سراغ آگے کو چلتا ہوا نظر آیا تو مالک کے اس سراغ پر یہودی کو جا پکڑا اس نے مال کا اقرار کرلیا کہ میرے گھر میں موجود ہے۔ مگر میرے پاس تو رات فلاں شخص امانت رکھ گیا ہے۔ میں چور نہیں ہوں مالک نے یہ قصہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچایا۔ چور کی قوم اور اس کی جماعت نے اتفاق کیا کہ جس طرح ہو سکے اس پر چوری ثابت نہ ہونے دو یہودی کو چور بناؤ چنانچہ یہودی سے جھگڑے اور آپ کے پاس چوری کی برآت پر قسمیں کھائیں گواہی دی قریب تھا کہ یہودی چور سمجھا جائے اور مجرم قرار دیا جائے اس پر حق سبحانہ تعالیٰ نے متعدد آیتیں نازل فرمائیں اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب کو متنبہ فرما دیا کہ چور وہی مسلمان ہے یہودی اس میں سچا ہے اور بے قصور ہے اور ہمیشہ کیلئے ایسے لوگوں کی قلعی کھول کر سب کو متنبہ کر دیا آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے رسول ہم نے اپنی سچی کتاب اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے مطابق تمام لوگوں میں نیک ہوں یا بد مومن ہوں یا کافر حکم اور انصاف کیا جائے اور جو دغا باز ہیں ان کی بات کا اعتبار اور ان کی طرفداری ہرگز مت کرو۔"

حاشیہ نمبر 4

"یعنی قبل تحقیق صرف ظاہر حال کو دیکھ کر چور کو بری اور یہودی مذکور کو چور خیال کر لینا تمہاری عصمت اور عظمت شان کے مناسب نہیں اس سے استغفار چاہیے میں کافی تنبیہ ہو گئی۔ ان مخلصین صحابہ کو جو بوجہ تعلق اسلامی یا قومی وغیرہ چور پر حسن ظن کر کے یہودی کے چور بنانے میں ساعی ہوئے۔"

(کیا صحابی پر چوری کا الزام شیعوں نے لگایا اور گواہی میں مخلصین صحابہ کو شیعوں نے ملوث کیا؟) آپ یہ الزام بھی شیعوں پر لگائیں گے۔ اور اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ جاری کریں گے؟

صفحہ 146-166 سورۃ المائدہ آیت نمبر 109 پارہ 2

"یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب"

"جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا وہ کہیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی ہے چھپی باتوں کا جاننے والا"

حاشیہ 7

"محشر کے ہولناک دن میں جب خدائے قہار کی شان جلالی کا انتہائی ظہور ہوگا اکابر اعاظم کے ہوش بھی بجا نہ رہیں گے۔ اولوالعزم انبیاء کی زبان پر نفسی نفسی ہوگا۔"

"صحیح حدیث میں ہے کہ جب حوض پر بعض لوگوں کی نسبت حضور فرمائیں گے ھٰؤلاء اصحابی تو جواب ملے گا لا تدری ما احدثوا بعدک یعنی آپ کو خبر نہیں کہ آپ کے پیچھے انہوں نے کیا حرکات کیں" مکمل حدیث صحیح بخاری اور دوسری احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

(کیا یہ صحیح حدیث شیعوں نے پیش کر کے صحابہ کو مطعون کیا؟)

(یہ حدیث شیخ الاسلام دیوبند لکھدیں تو ثواب اور اگر شیعہ صرف اس حدیث کا حوالہ دے دیں تو اسلام سے خارج)؟

صفحہ 727 سورہ الممتحنہ آیت 1 حاشیہ 13

"یا ایها الذین آمنو الا تتخذو اعدوی وعدو کم اولیاء تلقون الیهم بالمودہ"

"اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست تم ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے۔"

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلح مکہ والوں سے ہوئی تھی جس کا ذکر "انا افتحنا" میں آچکا۔ دو برس یہ صلح قائم رہی پھر کافروں کی طرف سے ٹوٹی۔ تب حضرت نے خاموشی کے ساتھ فوج جمع کر کے مکہ فتح کرنے کا ارادہ کیا خبروں کی بندش کر دی گئی مبادا کفار مکہ آپ کی تیاریوں سے آگاہ ہو کر لڑائی کا سامان شروع کر دیں اور اس طرح حرم شریف میں جنگ کرنا ناگزیر ہو جائے۔ ایک مسلمان حاطب بن ابی بلتعہ نے (جو مہاجرین بدر میں سے تھے) مکہ والوں کو خط لکھ بھیجا کہ محمد صلعم کا لشکر اندھیری رات اور سیل بے پناہ کی طرح تم پر ٹوٹنے والا ہے۔ حضرت کو وحی سے معلوم ہو گیا۔ آپؑ نے حضرت علیؑ وغیرہ چند صحابہ کو حکم دیا کہ ایک عورت مکہ کے راستہ میں سفر کرتی ہوئی فلاں مقام پر ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ حاصل کر کے لاؤ۔ یہ لوگ تیزی سے روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پالیا۔ اس نے بہت لیت ولعل اور ردوکد کے بعد خط ان کے حوالہ کیا۔ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے کفار مکہ کے نام ہے اور مسلمانوں کے حملہ کی اطلاع دی گئی ہے۔"

(حاطب مہاجر مکہ اور بدری صحابی ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خلاف ان کی سازش بے نقاب کر دی۔) کیا یہ بھی شیعوں کی صحابہ دشمنی ہے۔ جناب حاطبؓ کی اتنی فاش اور مہلک غلطی کے بعد حضور پاکؐ نے کوئی سزا نہ دی بلکہ معاف کر دیا۔ ہاں اگر شیعہ یہ واقعہ کہیں لکھ دیں یا سنا دیں تو مفتیان دیوبند توہین صحابہ کا فتویٰ لگا کر اسلام سے خارج کر دیں گے جبکہ اگر خود لکھیں تو عین اسلام۔""؟

صفحہ 735 سورۃ الجمعہ آیت 11 حاشیہ 1

واذا راؤا تجارۃً او لھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائماً

"اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا متفرق ہو جائیں اس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جائیں کھڑا۔"

حاشیہ

"ایک مرتبہ جمعہ میں حضرت خطبہ فرما رہے تھے اسی وقت تجارتی قافلہ باہر سے غلہ لے

کر آ پہنچا کہ اس کو ٹھہرائیں خیال کیا ہوگا کہ خطبہ کا حکم عام وعظوں کی طرح ہے جس میں سے ضرورت کے لیے اٹھ سکتے ہیں نماز پھر آ کر پڑھ لیں یا نماز ہو چکی ہوگی۔ (بہر حال خطبہ کا حکم معلوم نہ تھا) اکثر لوگ چلے گئے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی (جن میں خلفاء راشدین بھی تھے) باقی رہ گئے۔"

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھڑا چھوڑ کر نماز جمعہ میں یا خطبہ میں چلے جانے والوں میں صحابہ کی کثیر تعداد تھی۔ صرف 12 اصحاب باقی رہ گئے۔ یہ ایسی سنگین بات تھی کہ اللہ تعالیٰ کو تنبیہ کرنا پڑی۔ تفسیری نوٹ لکھنے والے مولانا عثمانی نے بڑے بڑے قیاس کے گھوڑے دوڑائے چونکہ چنانچہ کے ذریعہ واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کی بہت کوشش کی۔ لکھا ہے رہ جانے والوں میں خلفائے راشدین بھی تھے حالانکہ اس وقت وہ صرف صحابی تھے۔

(خیریت ہوگئی کہ مولانا شبیر عثمانی نے یہ نہ لکھ دیا کہ وہ تجارتی قافلہ شیعوں کا تھا انہوں نے ڈھول بجایا اور تماشہ دکھایا تا کہ صحابہ نماز چھوڑ کر خریداری شروع کر دیں اور تماشہ میں شامل ہو جائیں تا کہ بعد میں ان کی توہین کی جاسکے۔)

صحابہ اخیارؓ حضور پاک کے جانثار اور حاشیہ نشین تھے لیکن وہ معصوم نہ تھے بشری غلطیاں ہونے کے باوجود ان کا احترام پیش نظر رہنا چاہیے۔ شیعوں کو مفتیان دیوبند کی ضد میں شعار دینی اور اخوت اسلامی سے انحراف نہ کرنا چاہیے۔

یوں تو مسلمانوں کے مسالک میں فروعی اور فقہی اختلافات موجود ہیں ان اختلافات کو ہوا دے کر مسلمانوں میں جذبہ نفرت وشدت ابھارنا بہت بڑی ناسمجھی ہے۔

اسی طرح ان کتابوں میں ایسی روایات جو ضعیف اور ساقط الاعتبار یا ایسے واقعات جو اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں یا جو انبیاء علیہم السلام خصوصاً خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متعلقین کی تنقیص وتوہین کا باعث ہوں انہیں اپنی تقریر وتحریر میں پیش کرنا بدبختی اور بے ایمانی کا مظاہرہ ہے۔

میں پاکستانی علماء و زعما اور عمائدین ملت سے عرض کروں گا کہ مسلک کے نام پر مسلمانوں کے دوسرے مسالک کے خلاف ہنگامہ آرائی، دشنام طرازی، فتویٰ بازی اور کشت و خون کرنے والوں کو پوری قوت سے روکیں، اسلام اور وطن عزیز کو بدنامی سے بچائیں۔

آخر میں پھر بتاتا چلوں کہ میری زندگی کے بہترین ایام اتحاد بین المسلمین سے عبارت ہیں۔ اس وقت میں نے حالت جبر و اضطرار میں صرف دفاع کا فریضہ ادا کیا ہے۔ کسی کی دل آزاری ہرگز مقصود نہیں ہے۔

ابلیس نے جو اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کر دکھایا۔ امت مسلمہ کو پارہ پارہ کر کے مقہور و بے بس کر دیا ہے۔ اسلام کے دشمن متحد اور مسلمان منتشر ہو گئے ہیں۔ اسلام دشمن مٹھی بھر مغضوب قوم اسرائیل نے طاغوت کی مدد اور استعمار کی پشت پناہی سے عربوں کے ناک میں نکیل ڈال دی اور انہیں گھسیٹ رہا ہے۔ کشمیر اور چیچنیا میں خون بہہ رہا ہے۔ عصمتیں لٹ رہی ہیں۔ افغانستان بری طرح خانہ جنگی کی لپیٹ میں ہے۔ ایک اور نام نہاد مسلمان ملک نے شیطان کی خوشنودی کے لیے اسلام کو ملک بدر کر دیا ہے۔ تمام مسلمان ممالک شیطان کے سامنے کشکول گدائی لئے اپنے جینے کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

جذبۂ پیکار سے ہے اپنی فطرت کا خمیر۔ دوستوں سے جنگ ہو گی گر عدو پر بس نہیں

کیا ہے کوئی علماء و زعماء میں رجل رشید جو مسلکوں اور جماعتوں کے پندار توڑ کر مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو واپس لائے اور مسلمانوں کو ذلت و رسوائی سے بچائے۔

ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین

,,اے ہمارے رب ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔،، (الاعراف) 23

(حوالہ جات کی تصدیق کے لئے قرآن پاک سجادہ نشین حجرہ شاہ مقیم پیر گیلان پیر سید مشتاق علی شاہ گیلانی دربار عالیہ (ظاہرہ پیر) ابدالی چوک سنت نگر لاہور میں موجود ہے۔)

شیعوں کا عقیدہ

ان الدین عند الله الاسلام (بس اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے) (آل عمران ۱۹)

ومن یبتغ غیر الاسلام دنیا فلن یقبل منہ (جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دین چاہے تو اسے ہرگز قبول نہ ہوگا)

شیعہ ...... نہ دین ہے، نہ مذہب، نہ مسلک، نہ فرقہ

بلکہ ایک اسلامی مکتبہ فکر ہے جو عامۃ المسلمین سے ممیز کرنے کیلئے بطور تعارف و تشخص اور تخصص شیعہ مومن یا اہل تشیع کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ شیعہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خالق کائنات اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی محبت، اطاعت، عبادت اور مخلوق اول خاتم الانبیاء سید الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، اطاعت اور اتباع فرض اور عین ایمان ہے۔ اور حضور پاک کی اہلبیت جو آپ کی ذریت اور آل میں ہیں وہ اولیاء امر برحق، راشدین محدثین طیب و طاہر اور معصوم ہیں۔ ان کی محبت اور اطاعت ہم سب پر فرض ہے۔ قرآنی اصطلاح میں لفظ شیعہ وابستگی، ساتھی گروہی یا ہم جنسی کے معنی میں آیا ہے۔

لفظ شیعہ اہلِ سنت کے اکابر خصوصاً محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز کو اتنا دلکش ایمان افروز اور ہمکنار حق معلوم ہوا ہے کہ ان سے رہا نہ گیا اپنی کتاب تحفہ اثناء عشریہ جو شیعوں کے رد میں لکھی گئی ہے کارخانہ تجارت کتب ارام باغ کراچی کے صفحہ 5 پر عقیدہ کا اظہار کر دیا۔ "اول فرقہ شیعہ اولیٰ اور شیعہ مخلصین کا ہے جو اہل سنت والجماعت کے پیشوا ہیں۔ یہ لوگ اصحاب کبار ازواج مطہرات کی حق شناسی اور ظاہر و باطن کی پاسداری میں باوجود جھگڑوں اور لڑائیوں کے سینہ کو مکر و نفاق سے پاک و صاف رکھتے ہیں۔ جناب مرتضیٰ کے نشانات قدم پر چلے ان ہی کو شیعہ اولیٰ کہتے ہیں... جناب مرتضیٰ نے خود اپنے خطبوں میں ان لوگوں کی مدح سرائی فرمائی اور ان کے رویہ کو پسند فرمایا۔"

یہ شیعوں کی خوش بختی اور سعادت افرینی ہے کہ ان کا تذکرہ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے کیا جاتا ہے عربی کی مشہور و مستند لغت تاج العروس جلد 5 اور لسان

العرب مادہ ''شیع'' میں لکھا ہے ''الشیعہ یھوون ھوی عترہ النبی ویوالونھم'' شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت سے والہانہ محبت اور ان سے عقیدت قلبی رکھنے والوں کو کہتے ہیں۔

مسیحی شہرۂ آفاق لغت المنجد میں آیا ہے

غلب ھذا الاسم علیٰ کان من یتولی علیاً و اھل بیتہ حتی صارلھم اسماً خاصاً

شیعہ کا نام ہر اس شخص کیلئے غالباً مستعمل ہوتا ہے جو علی اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں۔حتیٰ کہ اب تو ان کا ہی خاص نام قرار پایا ہے۔

مولائے کائنات امیر المومنین علی علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے ائمہ اطہار علیھم السلام نے ہمیشہ اپنے عقدت مندوں اور چاہنے والوں کو شیعہ کے لفظ سے یاد کیا ہے۔

ناصبی گروہ کدورت ونفرت کی وجہ سے شیعوں کو رافضی کہتا ہے۔ یہ سنکر اہل سنت کے امام عالی مرتبت شافعی نے ایک شعر پڑھا جو بہت مشہور ہوا۔ جسے شیخ الاسلام مولانا علی اصغر عباسی خطیب بادشاہی مسجد لاہور نے عجیب انداز محبت سے سنایا۔

ان کان الرفض آل محمد　　　فلیشھد الثقلان انی رافض

اگر آل محمدؐ کی محبت رفض ہے تو دونوں جہان گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں

کلمہ اسلام:۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

البتہ شیعہ اثناعشریہ کلمہ کے بعد تخصص، تشخص، تعارف، تمکن اور تبرک کے طور پر علی ولی اللہ کا جملہ بھی ادا کرتے ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ علی ولی اللہ کہے بغیر نہ دنیا میں کوئی چارا ہے اور نہ روز محشر کوئی یارا۔ یوں تو معتبر احادیث بکثرت ہیں لیکن تائید میں اس وقت صرف اور صرف ایک کتاب منصب امامت یہ کتاب فکر دیوبند کے ستون خانوادہ ولی اللہی کے بطل جلیل عالم نبیل شہید بالاکوٹ مولانا شاہ اسماعیل دہلویؒ کی تصنیف ہے۔ (آپ کی ایک اور شہرہ آفاق کتاب

تقویۃ الایمان جو فکر دیو بند کی ترجمان اور عکاس ہے) ترجمہ حکیم محمد حسین علوی مومن پورہ راوی روڈ لاہور

سوال ولایت صفحہ 130 "یوم ندعوا کل اناس بامامھم (بنی اسرائیل) جس دن ہم سب لوگوں کو بلائیں گے مع ان کے اماموں وقفوھم انھم مسئلون (الصافات) کے اور انھیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انھم مسئولون عن ولایت علی (ان سے حضرت علی کی ولایت کے متعلق سوال ہوگا)"

جو ہچکچا کے رہ گیا وہ فیل ہوگیا جس نے علی ولی کہا وہ پاس ہوگیا

اعلان ولایت 129-130

"قال اللہ تعالیٰ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم" ایمان والوں کے لیے نبی ان کی جانوں سے بہتر ہے۔

اسی طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کی مانند مبعوث الیھم سے نسبت ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسھم قالوا بلیٰ فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مومنین کیلئے میں ان کی جانوں سے بہتر ہوں صحابہ نے عرض کیا ہاں، پھر فرمایا!" اے اللہ میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔"

اثرات ولایت صفحہ 131

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" حب علی حسنۃ لا تضر معھا سیئۃ و بغض علی سیئۃ لا تنفع معھا حسنۃ علی کی دوستی نیکی ہے جس کے ساتھ گناہ نقصان نہیں دیتا اور علی کی دشمنی ایک گناہ ہے جس کے سامنے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔"

(امیر المومنین کا حقیقی چاہنے والا وہی ہے جو نیکی کرے اور گناہوں سے پرہیز کرے۔)

سرکار رسالت نے دعا کی "اللھم وال من والاہ o وعاد من عادہ o اے اللہ جو اس سے دوستی رکھتا ہے اس سے تو بھی دوستی کر جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اسے دشمن جان۔"

شناخت۔" اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے بارے میں فرمایا: لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق اس سے (یعنی علی سے) مومن محبت کرتا ہے اور منافق بغض رکھتا ہے۔"

(خوف ہے کہ علی سے بغض رکھنے والا یہ حدیث دیکھ کر کلمہ اسلام سے منکر نہ ہو جائے)

محور حق اور قرآن

صفحہ 84۔ "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے حق میں دعا کی اللھم ادر الحق معہ حیث دار' اے اللہ جس جگہ علی جائے اس کے ساتھ حق جاری رکھ۔"

(امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام بزم میں ہوں یا رزم میں دست رسول پر ہوں یا فرش رسول پر، مسجد میں ہوں یا گھر میں، محروم خلافت ہوں یا فائز خلافت، بولتے رہیں یا خاموش رہیں، گوشہ نشین ہوں یا منبر نشین، دنیا میں ہوں یا محشر میں حق حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ہے)

صفحہ 84 اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "القرآن مع علی و علی مع القرآن" قرآن علی کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ ہے۔"

صفحہ 78 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا والذی خلق الجنۃ وبرء النعمۃ عندنا الا ھذا القرآن اس ذات کی قسم جس نے جنت اور جان کو پیدا کیا۔ سوائے قرآن شریف کے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔"

(حجۃ الاسلام سماحۃ الشیخ محمد شفیع نجفی مجتہد خطیب جامعہ محمدی گلبرگ و رئیس جامعۃ المرتضیٰ لاہور نے روایت کی توثیق کی ہے اور فرمایا کہ شیعیانِ حیدر کرار کا بس یہی عقیدہ ہے)۔

مسند ولایت صفحہ 93 "ایک منصب عدالت بھی ہے جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اقضاھم علی ''اچھا فیصلہ کرنے والا علی ہے۔''

صفحہ 88 ''چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ان تومروا علیاً ولا اراکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یا خذ الصراط المستقیم اگر تم علی کو امیر بناؤ گے اور میں نہیں دیکھتا کہ تم بناؤ گے (اگر بناؤ گے) تو ہادی اور مھدی پاؤ گے جو تمہارے ساتھ سیدھی راہ پکڑے گا۔''

معراج فضیلت

صفحہ 68 ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا:

''ان اللہ اطلع اھل الارض فاختار اباک وبعلک ۔اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا تو تیرے باپ اور خاوند کو پسند فرمایا۔''

نبی کے بعد افضل خلائق

صفحہ 69 ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللھم انی باحب خلقک الیک یا کل معی ھذا الطیر فجاء. علی فاکل معہ اے اللہ میرے پاس اسے لا جو تجھے اپنی خلقت سے زیادہ محبوب ہے وہ یہ جانور میرے ساتھ کھائے پس آئے آپ کے پاس علی اور مل کر کھایا۔''

عباد اللہ

صفحہ 50 ''عیناً یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا ''(سورہ دھر) ایک چشمہ ہے کہ جس سے اللہ کے بندے پیتے ہیں اور اس میں نالیاں چلتی ہیں یہاں عباد اللہ سے مراد حضرت مرتضیٰ اور حضرتَ فاطمہ اور امامین شھیدین ہیں۔''

دین کی ابتداء وانتہا

صفحہ 128 ''اور ظاہر ہے کہ ظہور دین کی ابتداء پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ہوئی اور اس کی تکمیل حضرت مھدی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوگی۔''

''بلکہ امر دعوت حضور سے شائع ہو کر یوماً فیوماً خلفاء راشدین اور ائمہ مھدیین کے واسطے سے ترقی کو پہنچا۔ یہاں تک امام مھدی علیہ السلام کے واسطے سے تکمیل پائے گا۔''

خلافت حضرت مھدی

صفحہ 139 ''اور یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مھدی علیہ السلام کی خلافت خلافت راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی کیوں کہ ان کی تعریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لو لم یبق من الدنیا الا یوم نطول اللہ ذالک الیوم حتیٰ یبعث اللہ فیہ رجلاً من اھل بیتی یو اطئی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملاء الارض قسطاء وعدلا کما ملئت ظلما و جورا. اگر دنیا میں کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن کہ لمبا کر دے اسے اللہ تعالیٰ بھر جائیگی زمین خوبی اور انصاف سے جیسا کہ بھری ہو ظلم اور جور سے۔''

حضور پاک کا ترکہ صفحہ 84 ''فرمایا: انی تارک فیکم الثقین کتاب اللہ و عترتی اھلبیتی لن یفترقا ھتی تردا علی الحوض میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں ایک تو کتاب اللہ ہے دوسری میری عترت میرے اہلبیت اور یہ دونوں جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر آئیں گے۔''

(اس متفق علیہ حدیث میں عترت کا لفظ آیا ہے جس کے معنی اولاد کے ہیں عترت اور اہل بیت ایک ہیں)

سفینہ نجات صفحہ 132 ''الا ان مثل اھل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجیٰ ومن تخلف عنھا ھلک خبردار میرے اہلبیت تمہارے لئے کشتی نوح کے مانند ہیں جو سوار ہوا بچ گیا اور جو رہ گیا ہلاک ہوا۔''

(عترت رسول آل رسول اہلبیت رسول لفظ جدا جدا ہیں لیکن سب کے معنی ومطلب و مقصد ایک ہیں جو درود پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں جن کو حضور پاک نے ایک چادر میں اپنے ساتھ جمع کیا۔ جن کو حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام اپنے ساتھ میدان مباہلہ میں لے گئے اور وہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام خاتون جنت جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور جوانان جنت کے سردار امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں۔)

بارہ خلفاء رسول

رسول پاک کے فرمان کے مطابق امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے امام چہارم، امام علی بن الحسن زین العابدین سید السجاد ان کے فرزند امام محمد بن علی الباقر ان کے فرزند امام جعفر بن محمد الصادق ان کے فرزند امام موسیٰ بن جعفر الکاظم ان کے فرزند امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے فرزند امام بن علی بن محمد التقی الجواد ان کے فرزند امام علی بن محمد النقی ان کے فرزند امام حسن بن علی العسکری ان کے فرزند امام اخرالزمان مھدی المنتظر علیھم السلام بارہ خلفاء رسول مولانا سید سلیمان ندوی نے معروف کتاب سیرۃ النبی جلد 3 میں لکھا ہے کہ آپ کے بارہ خلفاء ہونے کی بشارتیں حدیث کی مختلف کتابوں میں مختلف الفاظ میں آئی ہیں اسی میں صحیح مسلم اور ابوداؤد کا حوالہ دیا ہے۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یکون اثنا عشر امیراً کلھم من قریش (صحیح بخاری جلد 9 طبع مصر، صحیح ترمذی جلد 9 مسند احمد بن حنبل جلد 5۔ قصص الانبیاء ابن کثیر وعینی شرح بخاری، سنن ابی داؤد، تفسیر بن کثیر، تاریخ الخلفاء، تذکرۃ الخواص الامۃ از سبط بن جوزی) خلفاء معصوم ہوں گے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

سمعت رسول اللہ انا و علی والحسن والحسین و تسع من ولد الحسین مطھرون معصومون

میں، علی، حسن وحسین اور حسین کی اولاد میں نو ائمہ پاکیزہ اور معصوم ہیں (امام حموینی شافعی کی کتاب

فرائد السمطین)

بارہ ائمہ کے متعلق احادیث اور ائمہ اثناعشر کے اسمائے گرامی حافظ نور الدین بن احمد جامی اہلسنت کے جلیل القدر عالم فاضل نے اپنی کتاب شواھد النبوۃ ترجمہ بشیر حسین ناظم ڈائریکٹر وزارت و مذہبی امور حکومت پاکستان نے مستند احادیث سے امام علی سے لے کر بارھویں امام محمد بن حسن عسکری درج کیے ہیں۔

اسی طرح ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ اور مصنف شرح فقہ اکبر نے اپنی معروف کتاب المرقاۃ شرح المشکوٰۃ جلد 11 صفحہ 26۔260 طبع ملتان میں بارہ خلفاء والی احادیث کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

"اور شیعہ اثناء عشریہ نے ان احادیث کو پے در پے خلفاء اور ائمہ اہلبیت نبوت پر حمل کیا ہے عام اس سے کہ ان کیلئے خلافت حقیقت میں ثابت ہو یا از روئے استحقاق! ان میں اول علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسیٰ کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد المھدی رضوان اللہ علیہ اجمعین جیسا کہ زبدۃ الاولیاء خواجہ محمد پارسا نے کتاب فصل الخطاب میں مفصل ذکر کیا ہے اور مولانا نور الدین عبدالرحمٰن جامی نے شواھد النبوۃ کے آخر میں ان کی پیروی کر کے یہی لکھا ہے اور ان ائمہ کے فضائل و کرامات اور مقامات بیان کیے ہیں۔"

امام حق کی تلاش! شاہ اسماعیل شہید بالاکوٹ نے اپنی تصنیف منصب امامت کے صفحہ 144 پر ایک حدیث نقل کی ہے۔

"من لم یعرف امام زمانہ فقدمات میتۃ الجاھلیہ" "جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔"

(جن مسلمانوں نے نص صریح سے اختلاف کرتے ہوئے امامت و خلافت کے حقدار صاحبان حکومت و اقتدار کو جانا اور بنایا ہے چاہے وہ شجر ملعون کی اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔ قیاس خام

کے ذریعے یہاں تک انہوں نے بارہ خلفاء میں یزید، مروان، عبدالملک بن مروان، ولید اور یزید ثانی تک کو شامل کر دیا۔

حالانکہ نیابت پیغمبر علیہ السلام (امام اور خلیفہ) کیلئے ظاہری اقتدار و حکومت کی شرط اور ضرورت نہیں جیسا کہ شہید بالاکوٹ نے منصب امامت کے صفحہ 124 پر لکھا ہے۔

''کسی امام سے ظہور ہدایت کی قلت اُن کے درجہ اعلیٰ وارفع کے تنزل یا کمی کا باعث نہیں ہو سکتی۔

ائمہ اہلبیت میں سے ایک امام جعفر صادق جو پیشوائے عالم اور رہنمائے بنی آدم ہیں ایک اور انہی میں سے ان کے جد امجد حضرت سجاد ہیں جن سے سوائے چند اکابر اہلبیت کے، بہت کم لوگ مستفید ہوئے ہیں۔ فی الحقیقت امامت عطیہ ربانی ہے نہ کہ اصطلاحات انسانی۔''

صفحہ 102 پر رقمطراز ہیں ''پس جو کوئی مذکورہ تمام کمالات میں انبیاء اللہ سے مشابہت رکھتا ہو اسی کی امامت تمام کاملین سے اکمل ہو گی پس یہ ضرور ہو گا کہ اس امام اکمل اور انبیاء اللہ کے درمیان سوائے نبوت کے امتیاز ظاہر نہ ہو گا۔ اس جلیل القدر شخص کے حق میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نبی اور اس کے درمیان سوائے نبوت اور کوئی فرق نہیں جیسا کہ حضرت علی کے حق میں فرمایا (حدیث مستند و معتبر) انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا ان لا نبی بعدی (اے علی) تمہاری اور میری نسبت موسیٰ اور ہارون کی ہے لیکن میرے بعد نبی نہیں۔''

تعریف عصمت: منصب امامت 27

''اس کا معنی (مراد) یہ ہے کہ ان کے اقوال و افعال عبادات و عادات مقامات اور اخلاق و احوال ہیں حق تعالیٰ ان کو مداخلت نفس و شیطان اور خطا و نسیان سے اپنی قدرت کاملہ سے محفوظ رکھتا ہے اور محافظ ملائکہ کو ان پر متعین کر دیتا ہے تا کہ بشریت کا غبار ان کے پاک دامن کو آلودہ نہ کرے۔''

عصمت ولایت: منصب امامت 82 ''مقامات ولایت میں سے ایک مقام عظیم عصمت ہے

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عصمت کی حقیقت حفاظت غیبی ہے جو معصوم کے تمام اقوال، افعال، اخلاق، احوال، اعتقادات اور مقامات کو راہ حق کی طرف کھینچ لے جاتی ہے اور حق سے روگردانی کرنے سے مانع ہوتی ہے یہی انبیاء سے متعلق ہو تو اسے عصمت کہتے ہیں اگر کسی دوسرے کامل سے متعلق ہو تو اسے فقط کہتے ہیں پس ''عصمت اور حفظ'' حقیقت میں ایک ہی چیز ہے۔''

(شہید بالاکوٹ کی وضاحت کے مطابق انبیاء کے علاوہ بھی معصوم ہو سکتے ہیں اسی لئے ہم شیعہ ائمہ اثنا عشر کو معصوم کہتے ہیں)

چار یار، منصب امامت ص 69 ''حضور پاک نے فرمایا'' ان اللہ تبارک و

تعالیٰ امرنی یحب الاربعة اخبرلیٰ انه یحبهم قال یا رسول الله سمهم لنا قال علی منهم یقول ذالک ثلثا وابوذر و مقداد و سلمان امرلی یحبهم و اجیرنی انه یحبهم

حضور پاک نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں کی محبت کا حکم فرمایا اور خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ میں بھی انھیں دوست رکھتا ہوں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم کو ان کے نام بتایئے فرمایا علیؑ ان میں سے ہے یہ تین مرتبہ کہا اور ابوذر، مقداد، سلمان حکم کیا مجھے ان کی دوستی کا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں بھی انھیں دوست رکھتا ہوں۔''

قرآن میں تحریف

منصب امامت ص 82 وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا (سورۃ الحج آیت 52 پ 17) شہید بالاکوٹ لکھتے ہیں کہ ابن عباس کی قرآت میں یہ آیت اس طرح مروی ہے

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا

تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی اور محدث نہیں بھیجا گیا مگر۔

(ابن عباس کی قرآت میں ''محدث'' ہے لیکن موجودہ قرآن میں یہ لفظ نہیں ہے اس کی نشاندہی فکر

دیو بند کے شاہ نے کی ہے) (آپ ہی اپنے عقیدے پر ذرا غور کریں۔ کسی کی کیا مجال جو معترض ہو۔) لیکن ص 74: "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قد کان فیمن قبلکم من الامم محدثون وان یک فی امتی احد فانه عمر پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہوتا تو عمر ہوتا۔"

(حضور پاک کے حکم صریح اور فیصلہء ناطق کے بعد بھی یاران طریقت نے کتنے محدث بنا ڈالے کوئی محدث دہلوی کوئی محدث لاہوری کوئی محدث امرتسری کوئی محدث ہزاروی وغیرہ۔ انہی کی دیکھا دیکھی معلوم نہیں کتنے خبط الحواس نبی بن گئے علیٰ هذا القياس

فقہ جعفریہ

احکام الٰہی قانون اسلام شریعت فقہ

اسلامی اصطلاح میں ہم معنی اور ان کا مدرک ومنبع اور سرچشمہ صرف کتاب وسنت ہے شرعی احکام و فقہ میں شیعہ مکتبہ فکر کو دوسرے فقہی مکاتب سے ممیز وممتاز کرنے کے لئے فقہ جعفری کی طرف نسبت دی جاتی ہے جو ائمہ اثنا عشر میں امام ششم صادق آل محمد امام جعفر صادق علیہ السلام کے اسم گرامی سے موسوم ہے امام جعفر صادق علیہ السلام امام فقہ نہیں بلکہ امام امت ہیں جسے مولانا شبلی نعمانی نے اپنی تالیف سیرۃ النعمان ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی کے صفحہ ۵۸ پر تحریر کیا ہے

امام صاحب (ابوحنیفہ) نے (امام محمد باقر) ان کے فرزند رشید امام حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فیض صحبت سے۔ بہت کچھ فائدہ اٹھایا جس کا ذکر عموماً تاریخوں میں پایا جاتا ہے ابن تیمیہ نے اس سے انکار کیا ہے اور اس کی وجہ یہ خیال کی ہے کہ امام ابوحنیفہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے معاصر اور ہمسر تھے اس لئے ان کی شاگردی کیونکر اختیار کرتے۔ لیکن یہ ابن تیمیہ کی گستاخی اور خیرہ چشمی ہے۔ امام ابوحنیفہ لاکھ مجتہد اور فقیہ ہوں لیکن فضل وکمال میں ان کو حضرت جعفر صادقؑ سے کیا نسبت، حدیث وفقہ بلکہ تمام مذہبی علوم اہلبیت کے گھر سے نکلے۔

علی ولی اللہ کے دشمن

''سلیمان نے 99ھ میں وفات پائی اور وصیت کے مطابق عمر بن عبد العزیز مسند خلافت پر بیٹھے ان کی خلافت نے دفعۃً حکومت مروانی کا رنگ بدل دیا ایک مدت سے حضرت علیؓ پر خطبوں میں جو لعن پڑھا جاتا تھا یک لخت موقوف کر دیا۔'' (سیرت النعمان ۳۶)

تمم بالخیر

شہید بالاکوٹ رحمۃ اللہ علیہ کی اس دعا پر ختم کرتے ہیں 132

رزقنا اللہ وسائر المسلمین حب اھلبیت و اتباعھم بل حب جمیع ائمۃ الھدیٰ اتباعھم' آمین یا رب العالمین

(منصب امامت اور سیرۃ النعمان تصدیق کیلئے دربار عالیہ ظاہرہ پیر ابدالی چوک سنت نگر لاہور میں موجود ہے)

مرتب کردہ 31 علماء کرام

اسلامی دستوری نکات کی ترتیب کے لئے

12، 13، 14 اور 15 ربیع الثانی 1370ھ مطابق 21، 22، 23 اور 24 جنوری 1951 عیسوی کو کراچی میں زیر صدارت مولانا سید سلیمان ندوی ایک انتہائی اہم نشست ہوئی۔

جس میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر (اہلسنت، بریلوی، دیوبندی، مشائخ) شیعہ اثنا عشریہ امامیہ اور اہل حدیث کے 31 علماء کرام نے باتفاق 22 نکات منظور کیئے اور دستخط ثبت کیے جن میں مولانا سید ابوالاعلی مودودی، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا محمد شفیع عثمانی کراچی۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا مفتی محمد حسن مئوسس جامعہ اشرفیہ مولانا خیر محمد مئوسس خیر المدارس ملتان مولانا عبدالحامد بدایونی پیر محمد امین الحسنات مانکی شریف، مولانا محمد علی لاہوری مولانا سید محمد یوسف بنوری مئوسس جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری کراچی، مولانا ظفر احمد انصاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا داؤد غزنوی، مولانا حبیب اللہ ٹھیری خیرپور، مولانا شمس الدین فرید پوری، مولانا راغب احسن ڈھاکہ، مولانا مفتی جعفر حسین مجتہد، مولانا حافظ کفایت حسین مجتہد کے علاوہ 12 علماء شامل تھے۔

(کیا اسلامی 22 نکات کی ترتیب میں شیعہ مجتہدین کی شرکت سے سب غیر اسلامی ہوگئے اور سنی علماء گمراہ ہوگئے۔ موجودہ مفتیان دیوبند کی کیا رائے ہے؟)

ملی یکجہتی کونسل جس کے سربراہ قائد الحزب المسلمین مولانا شاہ احمد نورانی ہیں اس میں جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام (س۔ف۔ق) جمعیت العلماء پاکستان سواد اعظم اہلسنت کے علاوہ سپاہ صحابہ، حزب جہاد، تحریک جعفریہ پاکستان، سپاہ محمد اور جمعیت اہلحدیث کی تمام جماعتیں شریک ہیں کیا کسی خدانخواستہ غیر مرئی مفاد کے لئے علماء اہلسنت نے تقیہ یا توریہ کرلیا ہے مفتیان دیوبند فتوی دیں۔ امت مسلمہ کے مکاتب ایک دوسرے پر کفر و شرک اور بدعت کا فتوی نہ لگائیں۔ فتوی لگانا خدارا بند کریں اور ناموس رسولؐ کا خیال کریں اور مسلمانوں کے حال پر رحم کریں۔

التماس سورۃ الفاتحہ

سیدہ فاطمہ رضوی بنت سید حسن رضوی

سید ابوذر شہرت بلگرامی ابن سید حسن رضوی

سید مظاہر حسین نقوی ابن سید محمد نقوی

سید محمد نقوی ابن سید ظہیر الحسن نقوی

سید الطاف حسین ابن سید محمد علی نقوی

سیدہ اُمّ حبیبہ بیگم بنت سید حامد حسین

حاجی شیخ علیم الدین

شمشاد علی شیخ

مسیح الدین خان

فاطمہ خاتون

شمس الدین خان

و جملہ شہداء و مرحومین ملت جعفریہ

طالبانِ دعا

سید حسن علی نقوی، حسان ضیاء خان، سعد شمیم

زوہیب حیدر، حافظ محمد علی، مسلم جعفری

اللھم صل علی محمد و آل محمد

Hassan

http://www.scnbd.com/Hassan%20Naqvi
naqviz@live.com